غلام احمد قادیانی

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دوبار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۰	مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۲۶ء	یوم سہ شنبہ	مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ	جلد ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ ضلع چٹاگانگ میں ۱۸ نئے احمدی .. .. صلہ
پروگرام جلسہ سالانہ۔ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ .. .. .. صلہ
احمدیت کے ایک سرفروش کی داستان الم .. .. .. صلہ
سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا۔ .. .. صلہ
سوامی دیانند اور دودھوا ندداہ ۰۰
خواجہ حسن نظامی زمیندار کی نظر میں ۰۰
خطبہ جمعہ (دنیا میں ہی جنتی بنو) .. .. صہ
مسجد احمدیہ لنڈن کا ذکر ولایت کے اخبارات میں .. .. صلہ
آہ! چودہری نصر اللہ خان صاحب مرحوم .. .. .. صہ ۸
وصیتیں .. .. صہ ۱۰
اشتہارات .. .. صہ ۱۱
خبریں .. .. صہ ۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ لیکن گلے کے درد کی شکایت ابھی ہے حضور کے حرم ثانی تاہنوز بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا کرتے رہیں۔

۱۱ نومبر کو ۱۱ بجے ۲ منٹ التوائے جنگ کی یادگار کے طور پر خوشی کے متعلق جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے اعلان کر دیا تھا کہ جب دفتر نظارت اعلیٰ کی گھنٹی بج کر ختم ہو۔ اس وقت سے دو منٹ کے لئے کاروبار بند کر دیا جائے۔ چنانچہ وقت مقررہ پر گھنٹی بجائی گئی۔ اور اس کے بعد دو منٹ تک تمام دفاتر وغیرہ میں کاروبار بند رہا۔

نواب محمد عبد اللہ خان صاحب چند دن سے مع اہل و عیال دارالامان تشریف لائے ہیں۔ حضرت نواب صاحب آجکل مالیر کوٹلہ میں ہیں۔

زندہ خدا کے زندہ نشان

ضلع چٹاگانگ میں ۱۸ نئے احمدی

احمدی برادران بنگال کی تبلیغی کوششوں کے نتائج

جناب مولوی عبد اللطیف صاحب پروفیسر چٹاگانگ سے بذریعہ تار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اطلاع دیتے ہیں کہ:-

"ضلع چٹاگانگ کے ۱۸ نئے احباب باوجود مخالفین کی سخت مخالفانہ کوششوں کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔"

ہم احمدی برادران بنگال کو ان کی تبلیغی مساعی کے ان خوش کن نتائج پر مبارکباد کہتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں بیش از بیش احمدیت کی اشاعت کی توفیق بخشے۔ دیگر مقامات کے احباب کو بھی اپنی کوششوں میں خاص سرگرمی پیدا کرنی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ بابت سال ۱۹۲۶ء

برادران مکرم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پروگرام جلسہ سالانہ بابت سال ۱۹۲۶ء شائع کیا جاتا ہے۔ مقررین کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اگر کسی مقرر کو بذریعہ ڈاک اطلاع نہ ملی ہو اگو سب کو بھیجی جا چکی ہے۔ تو وہ اس پروگرام کو صحیح سمجھکر جو مضمون ان کے لئے رکھا گیا ہے۔ اس کی تیاری کے لئے مصروف ہو جائیں۔ اور اس بات کو مدنظر رکھیں کہ مضامین اپنے اندر جدت اور علمی تحقیق کا زیادہ رنگ رکھتے ہوں۔

میں تمام ایسی جماعتوں سے جو صاحب استطاعت ہوں۔ اور جن کے پاس سامان ہوں۔ یہ بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس پروگرام کو بڑے بڑے پوسٹروں پر کافی تعداد میں چھپوا کر اپنے اپنے شہروں میں چسپاں کریں۔ جو جماعتیں ایسا کر سکیں وہ مجھے بھی اطلاع دیں۔ والسلام۔ فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ

پہلا دن ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۶ء بروز سوموار پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ " " ۱۰ " "	خطبہ مجلس استقبالیہ	ناظر صاحب ضیافت
۱۰ " " ۱۱ " "	تقویٰ و تزکیہ نفس	مولوی سرور شاہ صاحب
۱۱ " " ۱۲ " "	شمائل نبوی صلے اللہ علیہ وسلم	میر محمد اسحٰق صاحب
۱۲ " " ۱ " "	۱۹۰۱ء سے قبل حضرت مسیح موعود کی کتب کی منسوخیت کی حقیقت	شیخ عبدالرحمن صاحب مصری

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۲½ بجے سے ۳½ بجے تک	ہندو تہذیب و تمدن پر اسلام کا اثر	شیخ محمد یوسف صاحب
۳½ " " ۵ " "	حضرت مسیح ناصری کا صلیب سے بچ کر مشرق کی طرف آنا اور اسکے دلائل	سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

دوسرا دن ۲۷ر دسمبر ۱۹۲۶ء بروز منگل پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ " " ۱۰½ " "	موجودہ زمانہ میں اسلام کے خلاف عیسائیت کی کوششیں اور ان کے مقابلہ کا طریق	چوہدری ظفر اللہ خان صاحب
۱۰½ " " ۱۱½ " "	بیعت کی غرض و غایت اور اس کے فوائد	حافظ روشن علی صاحب
۱۱½ " " ۱ " "	صحابہ کرامؓ و صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی قربانیاں	حکیم خلیل احمد صاحب

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس

اڑھائی بجے سے تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی شروع ہوگی

تیسرا دن ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۶ء بروز بدھ

وقت	مضمون	مقرر
۹ بجے سے ۹½ بجے تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹½ " " ۱۰½ " "	سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	مفتی محمد صادق صاحب
۱۰½ " " ۱۱½ " "	ہندوستان کی اچھوت اقوام کے حالات اور انہیں تبلیغ کی اہمیت اور اس کا طریق	چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے
۱۱½ " " ۱۲½ " "	صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	مولوی غلام رسول صاحب راجیکی
۱۲½ " " ۱ " "	صیغہ جات کی کارگذاری پر تبصرہ۔	

نماز ظہر و عصر ایک بجے سے اڑھائی بجے تک

دوسرا اجلاس

تقریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۲½ بجے سے شروع ہوگی

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ

بخدمت سیکرٹریان تبلیغ جماعت احمدیہ و دیگر بزرگان ملت

ذیل میں جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ کا وہ اعلان درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے سکرٹریان تبلیغ کے نام اس غرض سے شائع کیا ہے کہ وہ سالانہ جلسہ پر ایسے غیر احمدی اصحاب کو لانے کی کوشش کریں۔ جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ اور مسائل کی تحقیق کا ان میں شوق پایا جائے۔ اس امر کے متعلق کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ ہمارا سالانہ اجتماع ایک ایسی بابرکت چیز ہے جبکہ خدا تعالیٰ کی خاص برکات نازل ہوتی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہوتی ہے۔ جس سے ہر ایک سعید روح فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ پس احباب کو ابھی سے اس امر کی خاص کوشش کرنی چاہیئے کہ غیر از جماعت لوگوں کو جلسہ پر لانے کے لئے تیار کیا جائے۔ امید ہے کہ ذیل کا اعلان پڑھکر احباب اس بارے میں پیش از پیش سرگرمی سے کام کرینگے۔

ایہا الاحباب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف بلانے کے لئے حکمت سے کام لینا چاہیئے محض لفاظی اور باتیں کرنے سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ ضرورت ہے کہ مبلغ اعلیٰ اخلاق اور حکمت عملی سے کام لے۔ اور انسانی ذہنیت کا مطالعہ کر کے اس کے مطابق عمل پیرا ہو۔ اور اس بات کو دیکھا جائے کہ انسانوں کی طبائع کن کن امور سے متاثر ہوتی ہیں۔

یہ بات متواتر تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے کہ جلسہ کے موقعہ پر اگر غیر احمدی دوستوں کو قادیان میں لانے کی کوشش کی جائے تو نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ اور آنیوالے دوستوں میں سے اکثر بیعت کر کے اپنے وطنوں کو واپس ہوتے ہیں۔ یا وہ واپس جا کر اکثر بیعت کے خطوط لکھ دیتے ہیں۔ اس کی وجوہات چند در چند ہیں لیکن موٹی موٹی وجوہ یہ ہیں کہ خود قادیان میں آنا کار ثواب ہے۔ انسان جب تعصب کو چھوڑ کر قادیان کا سفر تحقیق حق کی خاطر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو حق کی شناخت کی توفیق بخشتا ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگ جب قادیان میں آتے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی زیارت سے مستفیض ہوتے ہیں تو چونکہ آپ سرتاپا اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ کے مظہر ہیں۔ اس لئے حضور کی زیارت اور کلمات طیبات سے ان کے اندرون قلب کے اندھیرے دور ہو جاتے ہیں۔ اور نور ایمان ان کے دلوں میں داخل ہو کر سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے ان کو مجبور کر دیتا ہے۔

اسی طرح جماعت احمدیہ قادیان کا اجتماع بھی لوگوں کے دلوں پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جس طرح فتح مکہ سے عربوں کی طبائع متاثر ہوئی تھیں۔ اور وہ بول اٹھے تھے کہ ایک مفتری علی اللہ کی یہ حیثیت نہیں ہو سکتی کہ وہ مکہ میں فاتحانہ داخل ہو۔ اسی طرح انسانی فطرت یہ کبھی بھی تسلیم نہیں کر سکتی کہ ایک مفتری کی اس قدر تائید الٰہی ہو سکتی ہے کہ قادیان میں واقعی طور پر ارض حرم کا نظارہ نظر آ جائے۔ یا وہ تیرہ ہزار کے قریب جو شیلے مومنوں کا ایک وقت میں ایک جگہ تطہیر قلب اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جمع ہونا واقعہ میں زمانہ حال میں ایک بے نظیر اور دلوں کو کھینچنے والی مثال ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ایسی ہیں جو انسانی دل پر اثر کرتی ہیں۔

اس لئے تمام دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ جلسہ سالانہ پر اپنے دوستوں رشتہ داروں اور زیر اثر لوگوں کو قادیان لانے کی اس دفعہ خاص کوشش کریں۔ عند اللہ ماجور ہوں یہ تحریک پہلے بھی کئی مرتبہ کی جا چکی ہے۔ اور دوست اس پر عمل بھی کرتے رہے ہیں لیکن مومن کا جس طرح ہر قدم پہلے قدم سے مضبوط ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر سال پہلے سال سے اعلیٰ ہوتا ہے۔ اس لئے اس مرتبہ کی کوشش بھی پہلے سالوں سے بڑھ چڑھکر ہونی چاہیئے۔ اس کوشش کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ناظر صاحب ضیافت کو آنیوالے دوستوں کی تعداد اور حیثیت کی اطلاع بھی کر دیجائے۔ تاکہ مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ تمام احباب میری اس تحریک پر ابھی سے عملی کارروائی شروع کر دینگے۔ اور اپنے غیر احمدی دوستوں عزیزوں اور زیر اثر لوگوں کو ایام جلسہ آنے سے بہت عرصہ پہلے قادیان میں آنے کے لئے تیار کر لینگے۔ والسلام۔ فتح محمد سیال۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

939
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
یوم سہ شنبہ۔ قادیان دار الامان۔ ۱۶ نومبر ۱۹۲۶ء

احمدیت کے ایک سرفروش کی داستانِ الم

احباب کرام کو یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ مولوی ظہور حسین صاحب جو ۱۹۲۴ء میں تبلیغ احمدیت کے لئے ایران کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ ایک طویل عرصہ تک عدم پتہ رہنے کے بعد دار الامان واپس آگئے ہیں۔ لیکن ابھی ناظرین یہ علم نہیں ہوا کہ مولوی صاحب موصوف نے اس عرصہ میں اسلام کی خاطر کس قدر جان نثاری اور سرفروشی دکھائی۔ کیسے کیسے مصائب اور مشکلات ان پر آئیں جنہیں انہوں نے مردانہ وار برداشت کیا۔ کیسی کیسی رنج و الم کی گھڑیاں ان پر گذریں۔ جن میں ان کے عزم و استقلال میں ذرا فرق نہ آیا۔ کیسے کیسے مظالم اور شدائد ان پر توڑے گئے۔ مگر ان کے دل کی سکینت اور روح کا آرام ان سے کوئی نہ چھین سکا۔

اس کے متعلق مفصل حالات تو پھر کسی وقت شائع کئے جائینگے۔ جن کے لکھ کر دینے کا مولوی صاحب نے وعدہ کیا ہے۔ اس وقت ان کا وہ خط درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے ہندوستان کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی کراچی سے اپنے مطاع اور آقا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں لکھا۔ اور جس میں اختصار کے ساتھ ان واقعات کا ذکر کیا ہے۔ جو انہیں اس جان جوکھوں کے سفر میں پیش آئے ۔

جن اصحاب کو مولوی صاحب کے عدم پتہ ہونے کے ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے ان کا ذکر سننے کا موقع ملا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ حضور کے دل میں اپنے اس مجاہد اور سرفروش خادم کے متعلق کس قدر بے چینی اور اضطراب پایا جاتا تھا۔ اور حضور ان کا پتہ لگانے کے لئے کتنے متفکر تھے۔ آخر خدا تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں اور کوششوں کے صدقے وہ دن دکھایا کہ ہمارا کھویا ہوا بھائی تکالیف اور مصائب کی عمیق غاروں میں سے نکلتا ہوا اور خطرات اور مشکلات کے دریاؤں کو چیرتا ہوا ساحل مراد پر پہنچ گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

مولوی صاحب موصوف خدا تعالیٰ کی مصلحت کے ماتحت جن مشکلات میں پھنس گئے تھے۔ بظاہر حالات ان سے رہائی پانا قطعاً ناممکن تھا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی خاص دعاؤں میں انہیں خصوصیت سے یاد رکھا وہاں ظاہری طور پر کوشش اور سعی کا بھی کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ ایک ماں کو اپنے اکلوتے بچے کے گم ہو جانے پر جس قدر اضطراب اور بے چینی ہو سکتی ہے۔ اس سے بہت بڑھ کر حضور کو اپنے اس خادم کے متعلق بے قراری تھی یہی وجہ تھی ۔ کہ جب سے ان کے عدم پتہ ہونے کا علم ہوا۔ اسی وقت سے حضور نے باوجود اپنی گراں بار ذمہ داریوں اور مصروفیتوں کے تلاش و تجسس کے لئے بے حد کوشش فرمائی۔ متعدد بار گورنمنٹ ہند کو اس بارے میں لکھا گیا۔ مگر وہاں سے ہر بار یہی جواب ملتا۔ کہ کوئی پتہ نہیں لگتا۔ آخر بار بار کے لکھنے کا یہ نتیجہ ہوا کہ گورنمنٹ ہند نے ایک لمبی تحقیقات کے بعد مولوی صاحب کا پتہ لگا لیا۔ اور پھر روسی گورنمنٹ سے خط و کتابت کر کے ان کو واپس لیا۔

ہم گورنمنٹ آف انڈیا کے بہت ممنون ہیں کہ اس نے ہمارے ایک بھائی کا پتہ لگانے کے لئے اپنے بہترین ذرائع معلومات استعمال کئے۔ اور ایک بے گناہ مصائب سے رہائی دلانے میں کامیاب کوشش کی ۔

مولوی صاحب کا مختصر سا خط جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ جہاں رنج و الم اور مصائب و مشکلات کی درد انگیز داستان ہے۔ وہاں اپنے آقا اور مطاع کے ساتھ اخلاص اور محبت کی بھی بہترین مثال ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو ایسا ہی اخلاص بخشے۔ اور دین کی خدمت کے لئے ہر قسم کی تکالیف اور مشکلات برداشت کرنے کی توفیق دے۔

جب تک ہماری جماعت میں کثرت کے ساتھ ایسے جان نثار اور فدا کار پیدا نہ ہوں گے۔ جو دین کی خاطر ہر ایک تکلیف اٹھانے کے لئے آمادہ ہوں ۔ اور کسی قسم کے خوف و خطر کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اکناف عالم میں پھیل جائیں۔ اس وقت تک ہم وہ مبارک گھڑی نہیں دیکھ سکتے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرحت بخش ارشاد ہے۔ کہ ایک وقت آئے گا۔ جب ساری دنیا میں احمدیت ہی احمدیت ہوگی۔ اور دیگر مذاہب کے لوگ بہت قلیل اور ادنیٰ حالت میں رہ جائینگے

مولوی صاحب کا خط حسب ذیل ہے :-

میرے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے پیارے آقا میری جان آپ پر نثار ہو۔ حضور کا ادنیٰ ترین غلام آج جمعرات کے دن ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو ایک سال دس ماہ روس و ترکستان کی زمین میں قید رہ کر اللہ تعالیٰ کے محض فضل و احسان سے اور حضور کی دعاؤں ہاں یقیناً حضور کی توجہ سے کراچی پہنچا

میرے آقا اے میری پناہ ۔ میں جس بے کسی و بیماری کی حالت میں تنہا بغیر پاسپورٹ لینے کے دسمبر کے مہینہ میں جبکہ راستے برف کے باعث سفید ہو گئے تھے۔ مشہد سے بخارا کی طرف چلا۔ حضور سے مخفی نہیں ۔

۴ دسمبر ۱۹۲۴ء کو مشہد سے روانہ ہوا۔ اور ۱۳ دسمبر کو آدھی رات کے وقت ایران کی سرزمین کو ختم کرتا ہوا ارتہاس مقام میں جو عشق آباد سے نزدیک ہے۔ پہنچا۔ اور ۱۴ دسمبر ۱۹۲۴ء کو بوقت مغرب جبکہ میں بخارا جانے کا ٹکٹ لے چکا۔ اور گاڑی میں سوار ہونے لگا۔ تو ایک روسی حاکم آیا۔ جو مجھے اپنے دفتر میں لے گیا اور میری تلاشی لیکر مجھکو قیدخانہ میں بھیجدیا۔ وہاں سے عشق آباد اور عشق آباد سے تاشقند اور تاشقند سے ماسکو میں لیجایا گیا۔ اور ۲۶ ستمبر ۱۹۲۶ء کو مجھے قید سے رہا کر کے پہلی مقام پر جو ایران کی سرحد ہے۔ پہنچایا گیا۔ میرے آقا! یہ ۲۲ ماہ کا عرصہ جس مصیبت و غم میں کئی کئی دن فاقے اور پیاسے رہ کر اور متواتر اڑھائی ماہ تک قیدخانہ کے تاریک کمروں میں کئی کئی راتیں جاگ کر اس ناچیز نے گذارا ہے۔ بہت عبرتناک اور سنگ دل سے سنگ دل کو نرم کرنے والا ہے۔ جن لوگوں نے میری یہ حالتیں قید میں دیکھی ہیں۔ یقیناً یقیناً ان کو کبھی نہ بھولینگی۔ میرے آقا اس حکومت میں ان پلید ترین روحوں کا بھی جن کے ظلم و ستم کا نشانہ افغانستان کی زمین کے اندر مولوی نعمت اللہ خان ہوئے۔ اور جو میرے خون کی پیاسی اور میرے قتل کی رات دن فکر میں تھیں اس حکومت میں بہت بڑا حصہ تھا۔ جن کے باعث مجھ کو سخت ڈانٹا گیا۔ سخت بے رحمی سے مارا گیا۔ سرتاپا زخمی کیا گیا۔ مجھ کو شکیں باندھ کر تاریک کمروں میں اے میری پناہ پھینکا گیا۔ کھانے میں زہر مجھ کو دیا گیا کئی کئی دن سؤر کا گوشت میرے کھانے کے لئے لایا جاتا رہا۔ مجھکو رسوں سے جکڑا گیا۔ کئی کئی راتیں میرا بیان ہوتا رہا۔ مجھکو کئی بار قید کے کمرہ کے اندر ہی مخفی طریق سے قتل کرنے کے عزم ہوئے۔

الغرض اے میرے آقا! ان سخت گھڑیوں میں جبکہ مجھ پر کئی بار مایوسی پر مایوسی چھائی۔ اور میں پورا یقین کر چکا کہ روس و ترکستان کی زمین میں حضور کے ادنیٰ غلام کا خون احمدیت کی تخم ریزی کے لئے گرایا جائے گا۔ اور میرے بچنے کی کوئی امید نہ رہی تو میں نے ایک پٹھان کو حضور کے نام پیغام دیا (جو کہ قید میں احمدیت قبول کر چکا تھا) کہ تجھ کو خدا کا واسطہ دیتا ہوں۔ تو قادیان میں جا کر میرے آقا سے کہدینا کہ حضور کی ایک عاشق روح جس کے بدن کے ذرّے ذرّے میں احمدیت کا خمیر تھا۔ ترکستان کی زمین میں شہید ہو گئی ہے۔ اس کی آخری آواز قتل ہوتے وقت یہی تھی کہ خدا کو دیکھنے کا آئینہ وہ مقدس کامل انسان ہے۔ جو عرب کی وادی میں ظاہر ہوا۔ اور جس کا بروز اس زمانہ میں پنجاب کے ملک قادیان کی بستی میں آیا جس کا نام نامی مرزا غلام احمد ہے۔ اور اس کے دل کے اندر ذرہ بھر قتل ہوتے وقت جبن نہیں آیا۔ کیونکہ وہ جری اللہ کا روحانی فرزند جری تھا ۔

میرے آقا! میرے جسم کے اندر حضور کی یاد آئی دل میں جوش تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور دولہ بھر دیتی تھی۔ میرے اس دولہ نے حکومت کے اندر احمدیت کی عظیم الشان حرکت پیدا کر دی۔ اور اگر ایک کثیر حصہ مجھکو قتل کرنے کے پورے ارادے کر چکا تھا۔ تو حکومت کے اندر ایک حصہ یقیناً یقیناً خدا کی قسم احمدیت کو قبول کر تا گیا۔ اس طرح کہ جو تاشقند کے قید خانہ میں خصوصیت سے اس عاجز کے کمرہ میں آیا۔ وہ نہ نکلا۔ جب تک۔ کہ اس نے احمدیت کو قبول نہ کر لیا۔ یہ لوگ تقریباً چالیس کے قریب تھے۔ بعض ان میں بہت مخلص تھے۔ اور وجیہہ بھی تھے۔ میرے اور بیان لینے والے کے درمیان ایک مترجم ترک تھا۔ جو فارسی سے رُوسی میں ترجمہ کرتا۔ دوبارہ میرے بیان لئے جانے کے بعد اس نے احمدیت کو قبول کر لیا۔ اور حضرت اقدس کی ایک دو کتب کا روسی زبان میں ترجمہ کیا۔ تا حضرت کے اخلاق و تعلیم سے عام لوگوں کو علم ہو سکے۔ اور حضور کی ہدایات کا بھی روسی زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ اور اس طرح سے رُوسیوں کے اندر حضرت اقدس کی تعلیم پھیلنے لگی۔

اے میرے آقا! تاریک قوتوں میں جو خصوصیت سے مجھ پر تاشقند میں آئے۔ جبکہ میرے کمرے میں اور ساتھ کے اور سامنے کے کمروں میں کئی جاسوس میری دیکھ بھال کے لئے لائے گئے۔ اور جب وہ لوگ جو میرے کمرے میں تھے۔ اور ایک وقت مجھ سے اخلاص و محبت سے پیش آئے وہ اس قدر ڈر گئے کہ میرے پاس بیٹھنا یا کلام کرنا اپنے لئے موجب ہلاکت خیال کرنے لگے۔ ایسے وقت میں حضور کی دعائیں اور توجہ اور کوشش تھی۔ جو عاجز کی پشت کو مضبوط کرتی۔ اور مجھ کو مطمئن بناتی تھی۔ والسلام۔

حضور کا ناچیز خادم۔ ظہور حسین مبلغ از کراچی ۔
(۱۴ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا

سکھ معاصر شیر پنجاب (۷ر نومبر) مسجد احمدیہ لنڈن کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔

"مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیرؤوں کی تعداد اگرچہ نہایت قلیل ہے لیکن حق تو یہ ہے۔ کہ مذہبی جوش و ولولہ میں ہندوستان کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ان حضرات نے لنڈن جیسے شہر میں اپنی طاقت سے زیادہ خرچ کر کے حال ہی میں ایک مسجد تعمیر کروائی۔ جس میں لنڈن کے انگریز و ہندوستانی مسلمان نماز وغیرہ مذہبی فرائض ادا کیا کرینگے"

دوسرے لوگ ہماری مذہبی کوششوں اور سرگرمیوں کو خواہ کتنا بڑا خیال کریں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس مقصد اور مدعا کیلئے ہماری جماعت کھڑی ہوئی ہے۔ اور جو یہ ہے کہ ساری دُنیا میں اسلام کی اشاعت کریں۔ وہ اتنا بڑا اور اس قدر اہم ہے کہ اس کے مقابلہ میں ہمیں اپنی موجودہ کوششیں ہیچ نظر آتی ہیں۔ تاہم ہم خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہیں کہ وہ ہماری حقیر کوششوں کو محض اپنے فضل و کرم سے دُنیا کو ایسے رنگ میں دکھا رہا ہے کہ اہل دُنیا انہیں بے نظیر اور بیمثل سمجھ رہے ہیں۔

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ کے اس خاص فضل کی قدر کرنی چاہیئے۔ اور اپنی سرگرمیوں کو اس حد تک بڑھا دینا چاہیئے۔ جس حد تک ہمارا فرض ہم سے مطالبہ کر رہا ہے ۔

سوامی دیانند اور ودھوا

اس میں قطعاً کلام نہیں کہ بانی آریہ سماج سوامی دیانند جی بیوہ کی شادی کے سخت مخالف تھے۔ اور اسے ویدک دھرم کے خلاف بتاتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں بیوہ کی شادی کے بخیال خویش متعدد "نقص" گنائے ہیں۔ اور اس کی بجائے بیوہ کے لئے نیوگ ضروری اور ویدک تعلیم کے مطابق قرار دیا ہے ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سوامی دیانند جی نے "ودھوا دواہ" یا بیوہ کی شادی کا مسئلہ اس رنگ میں نہ سمجھا۔ جس رنگ میں آج ان کے پیرو اس کے سمجھنے کے مدعی ہیں۔ سوامی جی کی سمجھ میں کیوں یہ مسئلہ نہ آیا۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہنا چاہتے کیونکہ بہت ممکن ہے۔ کہ ہماری صاف اور سچی رائے آریہ صاحبان کو ناگوار گذرے۔ اس لئے اس بارے میں آریوں کے نہایت ذمہ وار اخبار "آریہ گزٹ" (۲۸ر اکتوبر) کا بیان پیش کرتے ہیں۔ جو لکھتا ہے:۔

"ودھواہ دواہ کا مسئلہ سمجھنا بڑا آسان ہے اگر نیت صاف ہو اور دل میں انصاف اور رحم کا مادہ ہو۔ تو ودھواؤں کی مخالفت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ ایک نوجوان عورت اپنے ماتا پتا کی غلطی کے باعث چھوٹی عمر میں ودھوا ہو جاتی ہے۔ وہ اب شادی کرنا چاہتی ہے تاکہ دُنیا میں شانتی۔ سُکھ اور عزت کے ساتھ اس کا گذارہ ہو سکے۔ کیا اس کی اس خواہش کو روکنا شاستر اگیا کا پالن ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ تو صریح طور پر اپنی ظالمانہ طبیعت کا ثبوت دینا ہے"

اگر "آریہ گزٹ" کو یہ الفاظ لکھتے وقت یاد تھا۔ کہ ودھوا دواہ کے سب سے بڑے مخالف بانی آریہ سماج تھے۔ تو ہم اس کی جرأت اور دلیری کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اس نے بیوہ کی شادی کے مخالفین کے خلاف لکھتے ہوئے اس بات کی قطعاً پروا نہ کی۔ کہ ان میں سوامی دیانند جی بھی شامل ہیں۔ لیکن اگر اسے یہ معلوم نہ تھا تو اب ہمارے یاد دلانے پر بتانا چاہیئے۔ کہ کیا سوامی جی کی سمجھ میں بھی انہی وجوہات سے یہ مسئلہ نہ آیا تھا۔ جو "آریہ گزٹ" نے بیان کیں۔ یا کسی اور وجہ سے ۔

بات یہ ہے کہ زمانہ آریہ سماجیوں کو اس بات کے لئے مجبور کر رہا ہے کہ بیواؤں کی شادی کے متعلق وہ اپنے سوامی کے احکام کی تعمیل کرنے کی بجائے اسلام کی تعلیم پر عمل کریں ۔

خواجہ حسن نظامی صاحب "زمیندار" کی نظر میں

ایک گذشتہ پرچہ میں ہم مولوی ظفر علی صاحب کے متعلق خواجہ حسن نظامی صاحب کی رائے پیش کر کے اس امر پر اظہار تعجب کر چکے ہیں کہ اگر خواجہ صاحب کی مولوی صاحب کے متعلق اب بھی یہی رائے ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں کہ نہ ہو۔ کیونکہ مولوی صاحب میں کوئی نیا تغیر واقعہ نہیں ہوا۔ تو پھر وہ انہیں خادم اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ کس طرح قرار دے رہے ہیں۔

اسی طرح "زمیندار" خواجہ صاحب کے متعلق جو کچھ لکھ چکا ہے۔ اس کی موجودگی میں بھی سمجھ نہیں آتا۔ مولوی ظفر علی صاحب خواجہ صاحب کی اسلامی خدمات کی داد کس مُنہ سے دے رہے ہیں ۔

چند ہی دن قبل زمیندار خواجہ صاحب کے متعلق حسب ذیل الفاظ لکھ چکا ہے:۔

"جاہل مُریدوں کو اپنے آستانہ مشیخت پر ناک رگڑوانے والے کندہ ناتراش ارادت کیشوں کو اپنے قدموں پر سجدہ کرانیوالے جتنے بھی جعلی پیر اور نقلی صوفی طول و عرض ملک میں پھیلے ہوئے مسلمانوں کی بدبختی کے سامان فراہم کرتے نظر آتے ہیں سب کے سب حسن نظامی صاحب کے رسالے (مرشد کو سجدہ تعظیمی) کو اپنا دستور العمل سمجھتے ہیں۔ ہماری شرعی غیرت نے اضطراراً اس رسالے پر ہم سے خواجہ حسن نظامی کی دو ورقی کی پھبتی کہلوادی پھر کیا تھا۔ حسن نظامی صاحب کے نتھنے پھول گئے۔ اور اپنے روحانی گزٹ "درویش" میں آپ نے ہم پر یہ فقرہ چست کر کے کلیجہ ٹھنڈا کر لیا کہ لفظ دو ورقی سوقیانہ ہے۔ اور زمیندار کو ہی زیب دیتا ہے جو گالیاں دینے اور فحش لکھنے میں اپنا جواب آپ ہے۔ افسوس اس ملک میں شریعت کی حکومت نہیں۔ ورنہ حسن نظامی صاحب کو معلوم ہو جاتا۔ کہ مسلمانوں کیلئے جن کی پیشانی صرف بارگاہ رب العزت پر جھکنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ مرشد کو خدا بنا دینے والے کی سزا کیا ہونی چاہیئے"

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ خواجہ صاحب نے رسالہ "مرشد کو سجدہ تعظیمی" میں درج شدہ عقیدہ کے اب بھی اسی طرح قائل ہیں۔ جس طرح پہلے تھے۔ پس اگر یہ ایسا ہی جرم تھا۔ جیسا "زمیندار" نے اپنے مندرجہ بالا الفاظ میں قرار دیا۔ تو پھر خواجہ صاحب کو خادم اسلام قرار دینے کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ [illegible] مولوی ظفر علی صاحب [illegible] متعلق اعلان کیا تھا ۔

240
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

دنیا میں ہی جنتی بنو

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۲۶ء)

تلاوت سورہ فاتحہ کے بعد فرمایا:۔

آج بعض ضروری کاموں کی وجہ سے اس قدر دیر ہو گئی ہے۔ کہ خطبہ کے لئے بہت اختصار کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نہایت اختصار کے ساتھ آپ لوگوں کی توجہ اس امر کی طرف پھیرنا چاہتا ہوں کہ سورہ فاتحہ سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان کے اندرونی حالات وکیفیات کو مد نظر رکھتے ہوئے چار قسم کے انسان پائے جاتے ہیں۔

جنتی کون ہے

ایک تو وہ لوگ ہیں۔ جن کی حالت ایسے اطمینان کے مقام پر پہنچ گئی ہے۔ کہ اس کے اندر کسی قسم کا تغیر اور کسی قسم کا بگاڑ نہیں پیدا ہو سکتا۔ ان کے قلوب اس حد تک صاف ہو جاتے ہیں۔ ان کی روحانیت کا آئینہ ایسا مصفےٰ ہو جاتا ہے اور ان کے افکار اتنے پاکیزہ ہو جاتے ہیں کہ کسی قسم کی میل کا نشان ان میں باقی نہیں رہتا۔ انہوں نے اسی دنیا میں ایسے مقام کو پا لیا ہوتا ہے۔ کہ اس میں نہ ان پر بڑھاپا آتا ہے نہ ان پر موت وارد ہو سکتی ہے۔ وہ اس دنیا میں ہی اس مقام کو حاصل کر لیتے ہیں۔ جس میں انسان ننگا اور بھوکا اور پیاسا نہیں رہتا۔ غرض مختصر الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے جنت کا مقام حاصل کر لیا۔

دنیا میں جنت

قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھتے ہیں۔ ان کے لئے دو جنتیں ہوتی ہیں۔ ایک جنت تو اس دنیا میں پاتے ہیں اور ایک اگلے جہان میں۔ اور جنت وہ مقام ہے۔ جس میں نہ سردی ہے نہ گرمی۔ جسمیں انسان نہ ننگا ہوتا ہے۔ نہ بھوکا اور نہ پیاسا ہوتا ہے۔ اب اگر کوئی اس دنیا میں ہی اس مقام کو پا لیتا ہے۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ جنت میں داخل ہو گیا ورنہ اگر ظاہری ترجمہ لیں تو دنیا میں کوئی انسان نہیں نظر آتا۔ جو دنیا میں ان چیزوں سے متاثر نہ ہو۔ یہاں تک کہ رسول بھی ان چیزوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں آتا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جو فوت نہ ہوا ہو سب فوت ہوتے چلے آئے ہیں۔ اسی طرح تمام انبیاء کھاتے پیتے سوتے رہے ہیں۔ وہ کپڑوں کے بھی محتاج تھے۔ کھانے پینے کے بھی محتاج تھے۔ اور سردی گرمی سے بھی متاثر ہوتے تھے بڑھاپا بھی ان پر آیا۔ پس اس دنیا میں جنت کے ہرگز یہ معنے نہیں کہ کسی کو ظاہری کپڑوں کی ضرورت پیش نہ آئے اور کھانے پینے کا محتاج نہ ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ مذہب روحانیت کے متعلق گفتگو کرتا ہے اور باقی امور جو طبعی اور تمدن دنیا کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں ان پر مذہب کا کام نہیں کہ روشنی ڈالے۔ ہاں جتنے حصہ پر روحانیت و اخلاق کا اثر ہوتا ہے اتنے حصہ پر بے شک وہ روشنی ڈالتا ہے۔

روحانی موت کیا ہے

پس مومن جنت کا وارث نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ روحانی موت سے باہر نہ ہو جائے اور روحانی موت ارتداد کا نام ہے۔ جو شخص ارتداد سے بالا ہو جائے وہ جنت میں ہے۔ دنیا کا قانون بدل جائے تو بدل جائے لیکن اس مومن کے ایمان میں کسی قسم کا تغیر نہیں واقع ہوتا ایسا شخص اسی دنیا میں جنت میں ہے۔

روحانی بڑھاپا کیا ہے

اسی طرح وہ مومن بھی جنت میں ہے۔ جس پر بڑھاپے کا اثر نہ ہو روحانی طور پر بڑھاپے کے کیا معنے ہیں۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس میں جو پہلے خدا تعالےٰ کی راہ میں ہمت اور اخلاص کا جوش ہو۔ اس میں کمی واقعہ ہو جائے۔ لیکن جنت تو وہ مقام ہے کہ جہاں کبھی زوال نہیں آسکتا۔ اسی طرح مومن بھی وہی جنت میں کہا جائیگا جس پر بڑھاپے کا زمانہ نہ آئے۔ یعنی اس کی ہمت اور اخلاص میں روز بروز ترقی ہو۔

روحانی طور پر ننگے نہ ہونے کا مطلب

اسی طرح جنتی کبھی ننگے نہ ہونگے۔ اس کے یہ معنے ہیں کہ ان کے تقویٰ کا جامہ چاق نہیں ہوتا۔ ان کی محبت الٰہی میں کمی نہیں آتی۔ اگر خدا کی محبت جو حقیقی تقویٰ ہے۔ اس میں فرق آجائے۔ جو محبت پہلے ہو نہ رہے تو وہ شخص جنتی نہیں کہلائیگا

روحانی طور پر بھوکے پیاسے نہ ہونے کا مطلب

پھر جنتی کبھی بھوکے اور پیاسے نہیں ہونگے اس کے بھی یہی معنے ہونگے۔ کہ کھانے سے مراد شریعت کے ظاہری علوم ہیں اور پانی سے مراد شریعت کے باطنی علوم ہیں۔ ظاہری علوم کا تو کھانا عقل کی تسلی کیلئے دیا جاتا ہے اور دل کی تسلی اور محبت کی ترقی کیلئے باطنی علوم کا پانی پلایا جاتا ہے۔ جس انسان کو یہ مقام حاصل ہو اس پر ایسے علوم کھلتے ہیں کہ جن سے ایک طرف عقل تسلی پائے اور دوسری طرف محبت تر و تازہ اور شاداب ہو۔ ایسا شخص جنتی کہلائے گا یعنی وہ کبھی بھوکا اور پیاسا نہیں رہیگا۔ یہ منعم علیہ کا مقام ہے اور اس انعام کے پانے والے یا نبوت کے مقام پر ہوتے ہیں یا صدیقیت کے مقام پر یا شہیدیت کے مقام پر ہوتے ہیں۔ اور ادنےٰ سے ادنےٰ رتبہ صلاحیت کا ہے۔

مغضوب علیہم

اس کے مقابل دوسری حالت انسان کی یہ ہوتی ہے کہ مغضوب علیہ میں داخل ہو جائے یعنی ایسے افعال کرے۔ جن سے خدا کا غضب اس پر نازل ہو۔ بہت سے لوگ منعم علیہ ہو کر پھر ایسی ٹھوکر کھاتے ہیں۔ کہ وہ مغضوب علیہ بن جاتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا جو منعم علیہ سے بدل کر مغضوب علیہ بن جاتے ہیں۔ وہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو ایسی حرکات کر بیٹھتے ہیں جن سے اللہ تعالےٰ کو اپنے اوپر ناراض کر لیتے ہیں مثلاً کبھی وہ اس کے دشمنوں کو مدد دیتے ہیں کبھی اسکی نافرمانی کر بیٹھتے ہیں۔

ضال کون ہے

مغضوب علیہ وہ شخص ہے۔ جو دشمن کو مدد دے اور ضال وہ ہے جو نادانی سے دوستی کا صحیح مفہوم نہ ادا کرے۔ مثلاً ایک فریق تو وہ ہے کہ جو دشمن کے ہاتھ میں اسلام کو نقصان پہنچانے والے ہتھیار دیتا ہے اور ایک فریق ہے جو نادانی سے دشمنی کرتا ہے وہ عمداً دشمنی نہیں کرتا۔ مگر وہ ایسے ایسے کام کر بیٹھتا ہے۔ جن کے نتیجہ میں دشمنی ہوتی ہے گویا مغضوب علیہ تو وہ ہے جو ظاہر اور حقیقت دونوں کو مٹاتا ہے۔ اور ضال صرف حقیقت کو مٹاتا ہے۔ یہ تین گروہ ہیں جو اس سورہ میں بیان کئے گئے ہیں اور ایک چوتھا گروہ ہے جو سالک ہے یعنی ابھی رستہ پر چل رہا ہے۔ اس کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں کہ کن لوگوں میں شامل ہوگا وہ جس طرف جا رہے گا۔ اس میں شامل سمجھا جائے گا۔ اور ایسا شخص خطرہ سے خالی نہیں ہوتا۔

منعم علیہ بنو

اس لئے ہر ایک مومن کا یہ فرض ہے۔ کہ کوشش کرے منعم علیہ میں داخل ہو جائے۔ یعنی ایسے مقام پر پہنچ جائے کہ اس کی عقل کو ثبات حاصل ہو۔ زمانہ کی رو اور جذبات کی رو اس کے ایمان میں تزلزل نہ پیدا کر سکے۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ ایسا ایمان اپنے اندر پیدا کریں جو منعم علیہ والا ایمان ہے۔ جس میں کسی قسم کا تزلزل نہ واقع ہو۔

دعا

میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے ایمانوں کو پہاڑوں کی چوٹیوں اور سمندر کی چٹانوں سے زیادہ مضبوط کرے اور ایسی تائید و نصرت ان کے شامل حال ہو۔ کہ جس کی وجہ سے ان کو ایسا ایمان حاصل ہو جو ہر قسم کے تنزل سے محفوظ رہے۔

(نوشتہ خاکسار ظفر الاسلام)

”ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ۔ زمین تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہی تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دیگا۔ سو تم اسکو مت چھوڑو“ (حضرت مسیح موعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ لنڈن کا ذکر،

ولائیت کے مشہور اخبارات میں

افتتاح مسجد سے قبل اخبارات کے ذریعہ مسجد کی شہرت

ولائیت کے اخبارات کے جو اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ وہ ان ایام کے ہیں۔ جبکہ امیر فیصل افتتاح مسجد کی تقریب میں شمولیت کا وعدہ کرکے لنڈن وارد ہوئے اور ان کے متعلق یقینی طور پر سمجھا جاتا تھا۔ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کا ایفا کرینگے۔ چونکہ ان اقتباسات سے ثابت ہوتا ہے کہ مسجد احمدیہ نے افتتاح سے قبل ہی کس قدر شہرت اور دلچسپی حاصل کرلی تھی۔ اور کتنے وسیع حلقہ میں اس کا ذکر پھیل گیا تھا۔ نیز تاریخی لحاظ سے بھی ان تحریروں کا محفوظ ہو جانا ضروری ہے۔ اس لئے درج اخبار کی جاتی ہیں۔ (ایڈیٹر)

ہل ڈیلی میل

یہ اخبار اپنے ۳۰ر ستمبر ۱۹۲۶ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"مشرق مشرق ہی ہے اور مغرب مغرب ہی ہے۔ اور یہ دونو کبھی باہم نہیں مل سکتے" یہ الفاظ ہمارے کانوں میں اس تواتر کے ساتھ ہمیشہ پڑتے رہے ہیں کہ ہم ان کو طبعی طور پر صحیح خیال کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن جب ہم نے یہ معلوم کیا کہ اگلے اتوار کو سوتھ فیلڈ میں ایک احمدیہ مسجد کا افتتاح ہونے والا ہے تو ہمیں تعجب ہونے لگا کہ کیا واقعہ میں مشرق مغرب سے اس قدر بُعد رکھتا ہے جتنا کہ ہم گمان کرتے ہیں۔

"وجیہ اور خوبصورت جوان امیر فیصل وائسرائے مکہ ابن سعود شاہ حجاز کے بیٹے اس لنڈن کی مسجد اوّل کا افتتاح کرینگے۔ ایشیائی طرز تعمیر سے مسجد احمدیہ کی پہچان باقی عیسائی عبادتگاہوں سے اس کے سفید گنبد کو دیکھکر نہایت آسانی سے ہو سکیگی۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ عمارت اچھی طرز کی صاف و سادہ عمارت ہے۔ جس کے چاروں کونوں پر چار مینار ہیں۔ جہاں سے مؤذن مسلم دفاکیش کو اللہ کے گھر بلائیگا۔ باغ میں حوض اور وضو کی جگہ ابھی پانی سے بھری نہیں گئی۔ لیکن اتوار تک سب کچھ تیار ہو جائیگا۔ دروازے کے اوپر عربی اور فارسی میں یہ کندہ کیا گیا ہے۔ لا اللہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی صرف خدا ہی معبود برحق ہے اور محمد اس کا رسول ہے۔ اندر ایک آسمانی رنگ کی عمدہ قالین ہے۔ جہاں جوتی لے جانا منع ہے۔ اور جوتے اتارنے کے لئے اندر داخل ہونے کے مقام پر ایک علیحدہ جگہ بنائی گئی ہے۔ لنڈن میں دو ہزار کے قریب مسلمان ہیں۔ اور یہ مسجد صرف ڈھائی سو نمازیوں کے لئے اکتفا کریگی۔ اس لئے اس مسجد کو کوئی ضرورت سے زیادہ وسیع نہیں کہا جا سکتا۔ عورتوں کو بھی مسجد میں عبادت کی اجازت ہے گو مردوں کے پہلو بہ پہلو نہیں۔ امام مسجد نے کہا کہ عورتیں ہمارے نقطہ خیال سے بہت زیادہ قابل احترام ہیں اور مشرق میں ہم سے بڑھ کر اس صنف کو عزت کی نظر سے دیکھنے والا اور کوئی نہیں۔ مگر مغربی اقوام ہمارے نزدیک افراط و تفریط کرتی ہیں"

ڈیلی کرانیکل

(۳۰ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

مسجد کی تصویر دیکر لکھتا ہے:۔

"یہ خوشنما شرقی حصہ ساوتھ فیلڈس میں اس عمارت کا ہے۔ جس کی رسم افتتاح ہز رائل ہائی نس (شاہزادہ عالیجاہ) امیر فیصل وائسرائے مکہ بروز یکشنبہ ادا فرمائینگے"

ویسٹرن ڈیلی پریس

"امیر فیصل بوکل کے روز پارلیمنٹ کی دو نو مجالس دارالعوام و دارالامرا کو بغور دیکھ رہے تھے۔ اور خود بھی لوگوں کے لئے دلچسپ نظارہ بنے ہوئے تھے۔ آج کل لنڈن میں یقیناً بہت مصروفیت میں ہیں۔ کیونکہ وہ یورپ میں پہلی ہی دفعہ آئے ہیں۔ اگرچہ انگریزی مطلق نہیں جانتے مگر پھر بھی لنڈن کے طرز زندگی کے بہت شعبے ان کی نظر سے گذرے ہیں۔ اپنی زندگی میں انہوں نے پہلی مرتبہ تھیٹر دیکھا۔ نیز فٹ بال میچ ملاحظہ فرمایا۔ دارالعوام میں وہ ایسے اجلاس کے وقت تشریف لے گئے تھے۔ کہ کمرہ تماشائین سے انہوں نے سب لیڈروں کی تقاریر سنیں۔ کل وہ میٹرپول ہوٹل میں استقبال کے موقعہ پر سب سے نمایاں شخص ہونگے امیر فیصل جس خاص غرض کے لئے لنڈن تشریف لائے وہ یہاں کی پہلی مسجد کی رسم افتتاح بجا لانا ہے جو بروز یکشنبہ اور بوقت سہ پہر عمل میں آئیگی۔ کل شام کو امام مسجد ان کے خیر مقدم میں دعوت دینگے۔ جس میں لنڈن کے سب مسلمان شریک ہونے کی سعی کرینگے"

سوتھ ویلز نیوز

(۳۰ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

"ہز رائل ہائی نس امیر فیصل وائسرائے مکہ معظمہ کی مہمان نوازی پُرتکلف طریق پر لنڈن مسجد کے امام نے کی۔ جس کا انتظام میٹرپول ہوٹل واقع شہر لنڈن میں کیا گیا تھا۔ اس جگہ پیڈنگٹن کے مقام پر امیر کو اپنے دوستوں کو پیش کرنے سے پہلے امام صاحب نے پھولوں کے ہار بھی پہنائے تھے"

ریفری الیسٹ

(۳۰ر ستمبر ۱۹۲۶ء)

"ابن سعود شاہ حجاز کے دوسرے لڑکے امیر فیصل ۲۳ر ستمبر کو لنڈن میں وارد ہوئے۔ آپ کا ارادہ ہے۔ کہ قریباً ایک ماہ تک یہاں قیام رکھیں۔ آپ کے ہمراہ تین اشخاص ہیں۔ حجاز کا وزیر امور خارجیہ ڈاکٹر عبداللہ فضل پرائیویٹ سیکرٹری اور جدہ کا وائس کونسل مسٹر جرڈن۔ ایچ۔ بی۔ ایم۔

امیر فیصل بادشاہ سے ملاقات کا شرف حاصل کریں گے۔ منجملہ آپ کے دیگر پبلک کاموں کے ایک یہ بھی ہے۔ کہ آپ آئندہ اتوار کو اس نئی مسجد کی افتتاحی رسم ادا کرینگے۔ جو ساؤتھ فیلڈز میں احمدیہ جماعت نے تعمیر کی ہے۔

امیر جب سے لنڈن تشریف لائے ہیں۔ آپ نے چڑیا گھر کا معائنہ کیا ہے اور ویسٹ اینڈ تھیٹر میں ایک کھیل بھی ملاحظہ کیا ہے"

ڈیلی نیوز

(۲ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

"سابقہ انتظام کے مطابق امیر فیصل کل سوتھ فیلڈز کی نئی مسجد کا افتتاح کرینگے۔ امیر فیصل کے لنڈن آنے کا ایک بڑا مقصد اس رسم کی ادائیگی بھی تھی۔ لیکن کل یہ خبر نہایت تعجب سے سنی گئی ہے۔ کہ امیر کو مکہ سے اس رسم میں شامل نہ ہونے کی ہدایت دی گئی ہے۔

مسجد لنڈن کے امام (مسٹر درد) نے ڈیلی نیوز کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے ذکر کیا۔ کہ امیر کے اس رسم میں شامل نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ انہوں نے یہ بھی بیان کیا۔ میری آج کی آخری اطلاع یہی ہے کہ وہ مسجد کا افتتاح کرینگے"

ویسٹ منسٹر گزٹ

(۲ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

"لنڈن کے علاقہ سوتھ فیلڈز ایس ڈبلیو میں کل دوپہر کو پہلی اسلامی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر مؤثرانہ انداز سے چند امور سرانجام دیئے جائیں گے۔ جن میں قرآن کریم کا پڑھنا اور نماز کا

241

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادا کرنا بھی ہوگا۔ اس کے علاوہ انگریزی زبان میں چند تقریریں بھی کی جائیں گی۔ یہ ساری تقریب تین گھنٹہ تک جاری رہے گی۔

اصل منشا یہ تھا کہ شاہ حجاز کا لڑکا امیر فیصل مسجد کا افتتاح کرے اور امیر فیصل کے اس ملک میں اس وقت آنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد یہ بھی تھا۔

لیکن ریوٹر نے کل اطلاع دی ہے کہ امیر فیصل بعض وجوہ سے مسجد کی افتتاحی رسم ادا نہیں کریگا۔ ساؤتھ فیلڈز کی مسجد کے امام نے رات کے کافی حصہ گذر جانے کے بعد ریوٹرز ایجنسی کو اطلاع دی تھی۔ کہ انہیں ایک تار موصول ہؤا ہے جس میں کور ہے۔ کہ امیر فیصل کو ہدایت دی گئی ہے۔ کہ وہ کسی افتتاحی رسم میں شامل ہوں۔ اس لئے کامل امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ مسجد کا افتتاح فرمائیں گے۔

اس جلسہ میں ممتاز طبقہ کے انگریز شامل ہونگے۔ جن میں تیس پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہونگے۔ تقریر شروع ہونے سے قبل جس کے لئے تین بجے کا وقت مقرر ہے۔ وہاں کے مقامی باشندے غالباً اس ندا کو سننے کا فخر حاصل کریںگے۔ جو مسلمانوں کو نماز کی طرف بلانے کے لئے رائج ہے۔ اذان جو مسلمانوں کو نماز کی طرف بلانے کے لئے ایک ندا ہے بلند آواز سے منارہ سے دی جائے گی۔

ریفری

(۳ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

مولوی عبدالرحیم صاحب درد امام مسجد سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ امیر فیصل شاہ حجاز کے دوسرے بیٹے آج نئی مسجد اسلامیہ ساؤتھ فیلڈز کے افتتاح کے موقع پر موجود نہ ہونگے۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ آنجناب ضرور تشریف لائیں گے۔ اور اس کے لئے ہم ضروری انتظام کر رہے ہیں۔

لورپول کوریئر

(۲ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

ریوٹرز ایجنسی کو اس بات کا علم ہؤا ہے۔ کہ بعض خاص وجوہ کی بنا پر امیر فیصل اتوار کے روز ساؤتھ فیلڈز کی مسجد کے افتتاح کے ارادہ کو عمل میں نہ لائیں گے۔

حجاز کے وزیر خارجہ کا بیان ہے۔ کہ وہ اس کے متعلق کوئی وجہ بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ اس تبدیلی کی وجہ بعض وہ ہدایات ہیں جو شہزادہ کو بذریعہ تار مکہ سے بھجوائی گئی ہیں۔

ڈیلی کرانیکل

(۲ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

"گذشتہ رات ساؤتھ فیلڈ کی اسلامی مسجد کے رسم افتتاح کے متعلق بڑا اہم اور پیچیدہ حالت واقع ہوئی۔ اس رسم کی تمام طیاریاں کی گئی تھیں کہ مسجد کا افتتاح امیر فیصل کرے گا اور چند روز قبل ہی وہ جائے نماز طیار کیا گیا تھا جو مقدس معظمے کے قائم مقام ہے۔ جو حالات بھی پیش آئے ان کے متعلق گذشتہ رات ۹ بجے ڈیلی کا پیغام شائع ہؤا۔ ریوٹرز ایجنسی کو معلوم ہؤا ہے کہ امیر فیصل ساؤتھ فیلڈز کی مسجد کا افتتاح بروز اتوار نہیں کریںگے۔"

مکہ سے رخصت ہوتے وقت ان کے سفر کے مقاصد میں افتتاح مسجد بھی یقینی طور پر شامل تھا۔ اگرچہ ان کے سفر کا بڑا مقصد حکومت حجاز کے تصدیق ہونے کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کا شکریہ ادا کرنا تھا اب یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ بعض وجوہات کی بنا پر وہ مسجد کا افتتاح نہیں کریںگے۔ اس کے لئے یقینی وجہ یہ پیدا ہوگئی ہے کہ شہزادہ کو مکہ سے بذریعہ تار امتناعی حکم پہنچ گیا ہے۔ ساڑھے گیارہ بجے ریوٹر نے اعلان کیا مگر رات ساؤتھ فیلڈ مسجد کے امام نے ریوٹر کو اطلاع دی کہ مجھے بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ امیر فیصل کو بروز اتوار مسجد کا افتتاح کرنے کے لئے ہدایت پہنچ گئی ہے۔ اور ہر طرح سے امید ہے کہ وہ اس روز مسجد کا افتتاح کریںگے۔ جیسا کہ انتظام کیا گیا ہے۔

ہم نے امام صاحب موصوف سے بھی دریافت کیا کہ اس رپورٹ کی کیا بنا ہے کہ امیر فیصل کو ہدایت ہوئی ہے کہ وہ مسجد کے افتتاح میں حاضر نہ ہو۔ امام صاحب نے جواب دیا کہ جو کچھ میں نے آپ سے ذکر کیا ہے۔ وہ سب سے آخری اطلاع ہے۔

سنڈے ہیرلڈ

(۳ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

تحریری اختلاف نے جو آخری لمحوں میں پیچیدہ ہو گئے۔ شکوک پیدا کر دیئے کہ آیا امیر فیصل آج نئی مسلم مسجد کا افتتاح کریں گے یا نہیں جو ساؤتھ فیلڈ میں بنائی گئی ہے۔

تاریں لنڈن سے مکہ دی جا رہی ہیں اور مکہ سے لنڈن آرہی ہیں۔ دریں حالات ڈاکٹر درد سے جو ساؤتھ فیلڈ مسجد کے امام ہیں۔ کل جب استفسار کیا گیا تو انہوں نے وثوق سے تسلیم کیا۔ کہ رسم افتتاح اسی طریق سے شروع ہوگی۔ جس طرح کہ اس کا انتظام کیا گیا ہے۔ لیکن بعض کوارٹرز میں جو گفتگو ہو رہی تھی۔ اس سے اس کے اس طرح شروع ہونے میں اشتباہ ہوتا تھا لارڈ ہیڈلے نے جو انگریزی مسلم سلسلہ کے پریذیڈنٹ ہیں سنڈے ہیرلڈ اخبار کے نمائندے سے کل ایک ممکن الوقوع سبب ذکر کے کہا بیان کیا۔ اگرچہ نمائندہ یہ وجہ معلوم کرکے پریشان ہؤا۔ لارڈ ہیڈلے نے کہا بدقسمتی سے مسلمانوں میں کچھ اختلاف ہیں۔ ساؤتھ فیلڈ والے احمد کو جو ایک نئے مصلح ہیں نبی کے مقام پر کھڑا کرتے ہیں۔ جسے دوسرے [illegible] نہیں [illegible] سکتے۔"

سٹار

(۲ر اکتوبر ۱۹۲۶ء)

ہمیں اس سے کچھ تعجب نہیں ہے۔ کہ ریوٹر کہتا ہے ایک غلط فہمی شہزادہ فیصل کو جو مکہ کے وائسرائے ہیں ساؤتھ فیلڈ کی مسجد کی افتتاحی رسم کے متعلق پیدا ہوگئی ہے۔ باوجود ان تمام متفقہ بیانات کے یہ حقیقت ہے کہ مسجد نیم ہیریٹیکل مسلم فرقہ کی ہے جو احمدیہ کے نام سے مشہور ہے۔ جس کی بنیاد ۱۸۷۹ء میں صوبہ پنجاب میں ڈالی گئی۔ اور ابن سعود جو شاہزادہ کا باپ ہے وہابی سلسلہ کا ہیڈ ہے۔ جو آرتھوڈکس مسلمانوں کے فرقوں میں سے ایک فرقہ ہیں۔ احمدی مبلغوں میں سے دو افغانستان کی سرزمین میں پتھروں سے شہید کئے گئے۔ جس سے بعض مسلم فرقوں کی دشمنی اس فرقہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

"کائنات"

ہمارے احمدی بھائی شیخ محمد اسماعیل صاحب نے پانی پت سے ایک ماہوار رسالہ "کائنات" نام سے جاری کیا ہے۔ جس کے اس وقت تک ۶ نمبر نکل چکے ہیں۔ رسالہ میں علمی۔ مذہبی۔ تاریخی مضامین اور عمدہ نظمیں درج کی جاتی ہیں۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ کاغذ بہت اچھا لگایا جاتا ہے قیمت سالانہ صرف دو روپے ہے۔ ہم اہل علم اصحاب سے اس رسالہ کی خریداری کی سفارش کرتے ہیں۔ جس کے مضامین دلچسپ اور عمدہ ہوتے ہیں۔

"نورجہاں"

امرتسر سے مستورات کا ایک ماہوار رسالہ نورجہاں شائع ہوتا ہے۔ جس کے متعلق ہم خود بھی تحریک کرنے والے تھے کہ حسب ذیل ریویو جناب ذوالفقار علیخاں صاحب کی طرف سے پہنچا ہے۔ مدیر عزیز الرحمن صاحب ایڈیٹر رسالہ نورجہان نے اپنا رسالہ خاکسار کے پاس بھیجکر امداد طلب فرمائی ہے میں نے ستمبر کا پرچہ دیکھا ہے۔ مضامین اچھے ہیں اور لڑکیوں کے لئے سبق آموز ہیں۔ اخلاق کی شائستگی اور علم و فن کا شوق پیدا کرنا اصل غرض اس قسم کے رسالوں کی ہوتی ہے اور ہونا چاہیئے اس کے اعتبار سے نورجہاں کی ابتدا اچھی ہے۔ چھپائی میں اصلاح کی گنجائش ہے۔ تاہم ۸۸ صفحات کا رسالہ ماہوار (۳ ۱۲ (۲) درجہ اوّل کاغذ پر ۸ درجہ دوم پر ۶ قیمت میں بہت سستا ہے۔ مدیر صاحب کی ہمت قابل داد ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ عالم نسوان کے خیر خواہ ضرور اس کی قدردانی فرمائیں گے۔ (ذوالفقار علی خاں قائم مقام ناظر اعلےٰ جماعت احمدیہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ! چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

خلافت ثانیہ کے ابتدائی ایام

چوہدری صاحب خلافت اولیٰ کے زمانہ میں بھی بدستور ترقی کرتے رہے یہاں تک کہ خدا کی مشیت نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کو بھی بلا لیا اور جماعت پر ایک عہد انقلاب و ابتلا آگیا۔ اور چند لوگوں نے جو انجمن کے کارپرداز اور اس طرح پر۔ جماعت پر بخیال خویش ایک قابو اور اثر رکھتے تھے۔ خلافت سے بغاوت کی۔ اور نظام خلافت کو توڑنے کی بے سود کوشش کی۔ جس کا نتیجہ قدرتی طور پر یہ ہوا کہ وہ جماعت سے کٹ گئے۔ اور انہوں نے لاہور جا کر علم مخالفت بلند کیا۔ سب احباب کو اس علیحدگی سے ایک رنج اور تکلیف تھی۔ مکرمی حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی نے محض اس خیال سے کہ وہ ان بھٹکے ہوئے بھائیوں کو واپس لانے میں کامیاب ہو جائینگے کچھ دنوں تک بیعت خلافت نہ کی۔ اور چوہدری صاحب نہایت باریک بینی سے اس اختلاف کا مطالعہ کرتے رہے۔ آخر جب قادیان سے ایک وفد سیالکوٹ پہنچا۔ تو چوہدری صاحب نے باوجودیکہ اس وقت تک حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے بیعت نہ کی تھی۔ اور وہ احباب کو کچھ اور دیر تک بیعت نہ کرنے کا مشورہ دے رہے تھے بیعت کرلی۔ اور جب ان سے کہا گیا۔ کہ ابھی شاہ صاحب نے بیعت نہیں کی۔ تو چوہدری صاحب نے نہایت دلیری اور ایمانی قوت کے ساتھ فرمایا کہ ہم نے شاہ صاحب کے لئے سلسلہ کی بیعت نہ کی تھی۔ اور شاہ صاحب کے لئے اب رک سکتے ہیں۔ شاہ صاحب بیعت کریں یا نہ کریں۔ میں تو بیعت کرتا ہوں۔ چوہدری صاحب کی اس تقریر کا بہت بڑا اثر ہوا۔ اور جو لوگ محض شاہ صاحب کی وجہ سے اب تک رکے ہوئے تھے۔ ان میں قوت اور جوش پیدا ہوگیا۔ اور انہوں نے فوراً بیعت کرلی۔ اس لحاظ سے چوہدری نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹ کی جماعت کے احیاء کا موجب ہوگئے۔

میرا اپنا یہی اعتقاد ہے کہ خلافت ثانیہ میں جماعت کی ایک تجدید ہوئی ہے۔ اور اسی لحاظ سے میں یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں کرتا۔ کہ سیالکوٹ کی جماعت کو زندہ رکھنے کا فضل چوہدری صاحب کے حصہ میں آیا۔ میں جانتا ہوں اور خدا تعالیٰ کے حضور وہ لوگ سابق بالخیرات ہیں اور ان کے مدارج الگ ہیں۔ جو چوہدری صاحب سے بھی پہلے خلافت کی بیعت کر چکے تھے۔ اور جن کو کوئی ابتلاء ہی نہیں آیا۔ مگر چوہدری صاحب کی شان بالکل جدا ہے۔ اور میں ایک بصیرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ پیچھے آکر سب سے آگے ہو گئے۔ ان کے بیعت کر لینے سے جماعت سیالکوٹ کو بہت بڑی تقویت ہوگئی۔ اور سچ تو یہ ہے کہ خود حضرت شاہ صاحب بھی پھر زیادہ عرصہ تک جدا نہ رہ سکے۔ اور آخر بیقرار ہو کر وہ حضرت محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر عہد وفا کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چوہدری صاحب کی زندگی میں اب بالکل نئے دور کا آغاز ہوا۔ اور وہ بیج جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت ان کے مطہر قلب میں بویا گیا تھا۔ بارآور درخت کی صورت میں نمایاں ہونے لگا۔ اور ان کی تمام تر توجہ اس امر کی طرف ہو گئی۔ کہ وہ تمام کاروبار کو چھوڑ کر بالکل دین کو دنیا پر مقدم کر لیں۔ اور سلسلہ کی خدمت کے لئے اپنے اوقات گرامی کو لگا دیں۔ کہنے کے لئے یہ بہت آسان ہے۔ لیکن غور کرو۔ کہ ایک کامیاب وکیل جس کو اپنے کاروبار کے لئے کسی تگ و دو کی ضرورت نہیں۔ اپنے چلتے ہوئے کاروبار کو محض خدا کی رضا کے لئے چھوڑ دے۔ کیا آسان امر ہے؟ ہرگز نہیں۔

چوہدری صاحب کے جاننے والے جانتے ہیں کہ وہ ایک نہایت ہی کامیاب وکیل تھے۔ اور جب انہوں نے ترک وکالت کی ہے۔ اس وقت پورے زوروں پر ان کا کام تھا اور ایک معقول آمدنی تھی۔ مگر انہوں نے کچھ پروا نہ کی۔ دنیا اپنی تمام خوبصورتیوں اور دلکش اداؤں کے ساتھ ان کے سامنے پیش ہوئی۔ مگر انہوں نے باوجود قدرت و قوت کے اسے پرے پھینک دیا۔ یہ تھی حقیقی قربانی۔ یہ تھا گھر پھونک تماشہ دیکھنے کا نظارہ۔ میں نے ایک حریص جاہ و مال کو دیکھا ہے کہ اس نے اپنی تقریروں میں بارہا کہا کہ میں نے چلتی وکالت پر لات ماری اور گھر پھونک تماشہ دیکھا۔ خدمت اسلام کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ مگر جاننے والے جانتے ہیں کہ ان ساحرانہ الفاظ میں حقیقت کس قدر ہے۔ چوہدری صاحب نے یہ قربانی کی۔ اور کبھی ظاہر بھی نہ کیا کہ کیا کیا ہے۔

وہ شخص جو اپنی خداداد دولت و حشمت اور خداداد عزت و وقار کے لئے اپنے ہمعصروں میں ممتاز تھا اور اپنی خاندانی حیثیت سے اپنی قوم کا عزیز اور محبوب تھا۔ جس کے لئے حکومت کی طرف سے کسی خطاب یا آنریری خدمت کا حاصل کر لینا نہایت سہل تھا وہ دنیا کی تمام مالوفات کو چھوڑ کر باوجود امیر ہونے کے فقیر ہوگیا اور در محبوب پر دھونی رما کر بیٹھ گیا۔

خدمت سلسلہ کے لئے وقف زندگی

کاروبار کا ترک محض اس لئے کیا تھا کہ اب خدمت سلسلہ کے لئے عملاً زندگی وقف کر دی جائے۔ چنانچہ انہوں نے تمام جماعت کو اس کا عملی سبق دیا۔ اور قادیان آکر مرکزی کاموں میں حصہ لیا۔ انہوں نے کبھی یہ خواہش نہیں کی کہ کیا کام ان کو دیا جائے۔ اور اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری میں اپنے مقام اور کام کے لحاظ سے انہوں نے کبھی کسی نمائش کو پسند نہ کیا۔ صیغہ جات نظارت میں وہ ناظر اعلیٰ تھے۔ جو کام کے لحاظ سے سب سے بڑا عہدہ ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے پریذیڈنٹ تھے مگر سچ یہ ہے کہ باوجود اپنے اس اعلیٰ مقام کے وہ اپنے آپ کو عام افراد سے ممتاز نہ سمجھتے تھے۔ یہ معمولی امر نہیں۔ بلکہ نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی بات ہے۔ انہوں نے اس منصب کو حکومت کا مقام نہیں سمجھا۔ بلکہ خدمت کا مقام۔ اور یہی وجہ ہے کہ جماعت کا ہر فرد ان کے لئے اپنے دل میں بے حد عزت اور عظمت رکھتا تھا۔ اور نہایت محبت کے ساتھ ان کو دیکھتا تھا۔ میں نہایت جرأت سے یہ کہتا ہوں کہ افراد جماعت کو چوہدری صاحب قبلہ کے پاس جا کر اپنے حالات مشکلات اور ضروریات کا اظہار بہت سہل اور مرغوب ہوتا تھا۔ بہ نسبت اس کے کہ وہ اپنے معاملات کا کسی ناظر متعلقہ سے ذکر کریں۔ لوگ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پہنچ کر اپنے حالات عرض کرنے میں آسانی اور سہولت پاتے ہیں۔ اور باوجود اس عزت و عظمت کے جو حضور کے قلوب میں ہے۔ اور باوجود اس خوف کے جو اس عظمت و جلال کے تصور سے ہوتا ہے۔ لوگوں کو یہ شعور اور بصیرت ہے۔ کہ وہ آسانی سے عرض کر سکتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ خوف محبت کا نتیجہ ہے لیکن بعض اوقات ناظروں کے پاس جاتے ہیں ان کو جھجک اور ڈر معلوم ہوتا ہے۔ چوہدری صاحب کا وجود ناظروں میں یہ خاص امتیاز رکھتا تھا۔ کہ لوگ ان سے بلا تکلف جا کر عرض حال کر لیتے تھے۔ اور انہوں نے صحیح طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کے منشا کو سمجھ کر اپنی عملی زندگی سے اس کا ثبوت دیا۔ اپنے ماتحتوں کے ساتھ ان کو قدرتی طور پر امتیاز اور تفوق تھا مگر عملاً وہ ایک احمدی سے لیکر ناظر تک سے یکساں سلوک اور یکساں احترام کرتے تھے۔

جب تک وہ زندہ رہے۔ اور سلسلہ کا کام کرتے رہے۔ نہ صرف آنریری طور پر کام کرتے تھے۔ بلکہ سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اور ان میں اطاعت و فرمانبرداری کی ایسی روح تھی۔ کہ وہ پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک کوئی شخص خدا تعالیٰ کو دیکھ نہ لے۔ اور اس کی تجلیات کا پرتو اس پر پڑ کر اس کی خودی کی ہستی کو جلا نہ دے۔

چوہدری صاحب کی دفتری زندگی

میں اس موقعہ پر چوہدری صاحب کی دفتری زندگی پر ایک نظر کئے بغیر آگے نہیں جا سکتا۔ عام طور پر لوگ آنریری کام یا تو اپنی نمائش و نمود کے لئے یا بطور مشغلہ کے کرتے ہیں۔ مگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھری صاحب اس کام کو اس سے زیادہ عزت و وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ جو کسی دنیوی مفاد اور معاوضہ کے لئے کیا جائے وہ اپنے فرض منصبی کے لئے جہاں تک میرا تجربہ ہے۔ ٹھیک وقت پر دفتر آنے والے تھے۔ اور خواہ کچھ بھی ہو۔ اس طرح پر آیا کرتے تھے جیسے کوئی مزدور کام پر اس لئے جا رہا ہے۔ کہ اگر دیر ہو جائیگی تو اس کا کچھ نقصان ہو جائے گا۔ اور وہ مادی مفاد سے محروم ہو جائے گا۔ چونکہ نظارتوں کے دفاتر کو جانے کے لئے میرے کوچہ سے گذر کر جانا لازمی ہے۔ اور میں ان نظاروں کو ایک غور طلب اور مطالعہ کن نظر سے دیکھنے کا عادی ہوں۔ میں نے کبھی کسی ناظر کو چودھری صاحب سے پہلے دفتر کو جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور چودھری صاحب ایسے وقت پر جایا کرتے تھے۔ کہ وقت سے پہلے پہنچ جائیں۔ پھر جب تک وہ دفتر میں رہتے۔ ہر وقت اپنے کام میں مصروف رہتے۔ اور اگر دفتری کام کسی دن ہلکا ہو تو وہ اس وقت کو فارغ سمجھ کر دفتر چھوڑ کر گھر کو نہیں چلے جاتے تھے۔ بلکہ دفتر کے پورے گھنٹوں میں دفتر میں موجود رہتے اور اس فارغ وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا انڈکس تیار کیا کرتے تھے۔ جو نہایت محنت اور دیدہ ریزی کا کام ہے۔ چودھری صاحب کی عملی دفتری زندگی ان کاغذات سے بخوبی ظاہر ہے۔ جو ان کے سامنے پیش ہوتے وہ کاغذات کو زیادہ دیر تک ملتوی نہ رکھتے تھے۔ فوراً اس پر جو فیصلہ کرنا ہو کر دیتے تھے۔ یہ امر دیگر ہے۔ کہ اگر مشاورت میں وہ معلق رہے تو معذور تھے۔ ورنہ جہاں ان کو خود کوئی فیصلہ کرنا ہو۔ اسے وہ زیادہ دیر تک رکھنے کے عادی نہ تھے میں خود ایک تیز طبیعت رکھتا ہوں۔ اور مختلف مواقع پر کبھی بحیثیت ناظر کبھی بحیثیت اخبار نویس کبھی بحیثیت ممبر مشاورت اتفاقیہ میں ان سے کاروباری سلسلہ میں ملا ہوں۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ وہ اس کے خوگر نہ تھے۔ کہ اپنا تفوق ظاہر کریں۔ یا کام کو کسی وجہ سے التوا میں ڈالیں۔ عام طور پر وہ خود اپنے ہاتھ سے احکام لکھتے۔ لیکن اپنے محرر سے بھی لکھواتے۔ اس میں ان کا طریق عمل یہ نہ تھا۔ کہ محرر ان کے خیالات اور دماغ پر حکومت کرے۔ یا وہ آسانی کے لئے اس پر چھوڑ دیں کہ جو چاہے لکھ دے۔ اور وہ دستخط کر دیں۔ بلکہ وہ خود املا کراتے تھے۔ اور پھر پڑھ کر اس پر دستخط کرتے۔ قواعد و ضوابط کے پورے پابند۔ وہ اپنے لفظ اور حکم کو قانون نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ یہ درجہ ان کے ایمان میں اور عمل میں صرف حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد کو حاصل تھا۔

میں نے بعض اوقات دیکھا کہ وہ ایک نہایت ضروری کام میں مصروف ہیں۔ اور حضرت کا حکم کسی دوسرے کام کے لئے آگیا جو بظاہر اتنا اہم نہیں۔ مگر وہ جھٹ اس کے لئے کھڑے ہو گئے ایک مرتبہ میں نے کہا۔ کہ چودھری صاحب اس کو ختم کر لیں فرمایا کہ کام وہی ہے۔ جو حضرت صاحب فرمائیں۔ جب یہ حکم آگیا تو یہ مقدم ہو گیا ہے۔ غرض وہ وقت کے پابند تھے اور تمام وقت نہایت محنت اور اخلاص سے مصروف کار رہتے تھے اپنے ماتحتوں اور دوسرے لوگوں سے وہ ہمیشہ ایک بھائی کی حیثیت سے اپنے دفتر میں ملتے تھے۔ اور اسی جذبہ نے لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت اور اس محبت کا جائز خوف جو ان کے عہدہ کے لحاظ سے ہو۔ پیدا کر دیا تھا۔ لوگ ان سے اس لئے نہ ڈرتے تھے کہ وہ نعوذ باللہ کوئی سنگدل اور خوفناک وجود ہے بلکہ یہ خوف ان کی محبت اور اخلاص کا نتیجہ تھا کہ ایسا محسن اور شریف بزرگ کسی وجہ سے ناراض نہ ہو جائے۔ اس خوف کی ویسی ہی مثال ہے جیسی ماں سے بچوں کو ہوتا ہے یا حضرت امام سے۔ ہے اپنے فرض منصبی کی بجا آوری میں وہ تالیف قلوب اور رعایت کے پہلو مد نظر رکھتے تھے۔ مگر انصاف اور فیصلہ کے وقت وہ کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اور یہ کمال تھا کہ ان کے فیصلہ کو باوجودیکہ کسی کے خلاف بھی ہو۔ کسی کو ناگوار نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے کہ یہ تسلی اور اطمینان ہوتا تھا کہ چودھری صاحب نے نہایت بے نفسی اور خیر سگالی سے کیا ہے ۔

کبھی کام سے عذر نہ ہوتا تھا

چودھری صاحب کے للّٰہی وقف کا ایک عملی ثبوت یہ بھی تھا کہ وہ کبھی کسی کام سے انکار نہ کرتے تھے۔ جو کام دیدیا جائے۔ وہ اسے کرتے۔ مقبرہ بہشتی کے افسر بھی وہ ایک عرصہ تک رہے ہیں۔ اور انہوں نے اس کام کو بھی نہایت مستعدی اور محنت کے ساتھ باوجود اپنے دوسرے اہم فرائض اور مشاغل کے پورا کیا۔ اور اس کے علاوہ بعض اوقات کسی کمیشن یا خاص کمیٹی میں کام کرنا پڑا۔ تو اس میں اسی تندہی سے شرکت کی۔ وہ انجمن یا نظارتوں یا کمیشنوں اور کمیٹیوں کے اجلاس میں سب سے زیادہ حاضر باش ممبر ہوتے تھے۔ اور رائے دیتے وقت نہایت احتیاط اور غور سے رائے دیتے تھے۔ کبھی جلدی نہ کرتے طبیعت میں جلد بازی اور جوش بے جا نہ تھا۔ مگر باوجود اس کے سلسلہ کے لئے پوری غیرت اور جوش تھا ۔

اگرن کا معرکہ شدھی

مجھکو ذاتی طور پر اس کے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ جب یو۔ پی اور ریاست بھرتپور وغیرہ میں شدھی کی تحریک زوروں پر ہوئی۔ اور اگرن کے متعلق حکام ریاست کی زبردستیوں کی شکایات پہنچیں تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاکسار عرفانی کو اس میدان میں اترنے کا حکم دیا۔ اور میں حکام ریاست سے گفت و شنود کرنے اور مقابلہ کی انتہائی ہدایات لیکر چلا گیا۔ حضرت چودھری صاحب کو بھی اس معرکہ میں شریک ہونے کا حکم مل گیا۔ چودھری صاحب باوجودیکہ نحیف الجثہ تھے اور ساری عمر خدا کے فضل و کرم سے انہوں نے ہر طرح آرام و آسائش میں گذاری تھی۔ پھر عمر کا آخری حصہ اور یو۔ پی کی خوفناک گرمی کے ایام مگر وہ مجھ سے زیادہ ہمت اور حوصلہ کے ساتھ میرے شریک کار ہوئے۔ میں اس زمانہ کو کبھی نہیں بھول سکتا۔ چودھری صاحب کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا مجھے کافی موقعہ ملا۔ ہم کو بعض اوقات مشورہ دیا گیا کہ اگرن میں نہ ٹھہریں مگر ہم نے فیصلہ کر لیا کہ ہم اس کو نہیں چھوڑینگے۔ چنانچہ ہمارا ڈیرہ اگرن میں تھا۔ پانی کی تکلیف اور گرمی کی شدت رہنے کو جگہ نہیں چاروں طرف دشمنوں کا حلقہ اور حکام ریاست ان کے مددگار۔ مگر خدا شاہد ہے۔ اور جاننے والے جانتے ہیں کہ ہم اگرن کے مقام پر اس طرح ڈٹے ہوئے تھے کہ حکام کو بھی حیرت ہوتی تھی۔ قریباً ہر روز بھرتپور جانا پڑتا تھا وہاں کے ارکان سلطنت سے دو بدو باتیں ہوتی تھیں۔ اور ان کو حیرت ہوتی تھی۔ کہ کس طرح یہ ہم ان کے گھر پہنچ کر بغیر کسی ادنیٰ سے خوف کے ان سے ان حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جو ہر شخص کو قانوناً حاصل ہیں۔ چودھری صاحب اسوقت بھی ناظر اعلیٰ تھے۔ لیکن مقامی امیر کی حیثیت سے اس وقت ہم چودھری فتح محمد صاحب ایم اے کے ماتحت تھے میں نے ہمیشہ باریک طور پر اس کا مطالعہ کیا۔ چودھری صاحب قبلہ کو ان احکام اور ہدایات کی پابندی میں نہایت خوش پایا۔ جو امیر مجاہدین دیتے تھے۔ غرض وہ ایک سچے اور حقیقی مومن اور مسلم تھے۔ انکی زندگی ہر میدان میں ایک سبق اور خضر راہ ہے۔ الفضل میں ان کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے حفظ قرآن کا تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ اور یہ معمولی امر نہیں۔ اس پیرانہ سالی میں جبکہ دماغ زیادہ محنت برداشت نہیں کر سکتا انہوں نے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن مجید کو حفظ کیا۔ اور یہ ایک روح صداقت تھی جو ان کے اندر کام کرتی تھی۔ کسی نے ان سے پوچھا۔ تو کہا کہ قانون کی اتنی بڑی کتابیں حفظ کر لیں۔ اور اب تک بہت بڑا حصہ قطاروں کا یاد ہے۔ خدا تعالیٰ کی کتاب کو حفظ نہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ پھر قرآن کریم کو حفظ ہی نہیں کیا۔ اس کی تلاوت باقاعدہ کرتے رہتے تھے۔ اور اس طرح پر ان کی زندگی کا ہر لحظہ خدا تعالیٰ ہی کے لئے ہو گیا تھا۔ مختلف اوقات میں ان پر بیماری کے مختلف حملے ہوتے تھے۔ لیکن وہ ذرا سا افاقہ پا لینے پر پھر کام شروع کر دیتے تھے۔ اور کبھی لمبا آرام کرنے کی خواہش ان میں نہ پائی جاتی تھی۔ اور حقیقت میں ان کے مد نظر حضرت تحسین مرحوم کا یہ شعر رہتا تھا

عمر گذشت است نماند جز ایامے چند ؎ بہ کہ در یاد کسے صبح کنم شامے چند

وہ دنیا سے عملاً قطع تعلق کر چکے تھے اور خدا میں زندگی بسر کر چکے تھے ان کا چلنا پھرنا سب کچھ خدا ہی کیلئے تھا اگرچہ وہ اپنی جوانی کے ایام میں بھی نیک اور دیندار تھے۔ لیکن بڑھاپے میں جو کام انہوں نے کیا اس پر جوانوں کو بھی رشک آتا ہے اسی بڑھاپے میں قرآن مجید حفظ کیا۔ اسی بڑھاپے میں حج کا دشوار و صعوبت ناک سفر اختیار کیا۔ اسی بڑھاپے میں تبلیغ اسلام اور مجاہد فی الاسلام ہو کر شدھی کے میدان میں اترے۔ اسی بڑھاپے میں (جبکہ قدرتاً انسان کی دنیوی حرص و آز کا سلسلہ لمبا ہو جاتا ہے) سب کچھ ترک کر کے عملی ہجرت کر کے قادیان آگئے۔ اور آخر قادیان ہی کی پیاری بستی میں اطمینان اور سکینت کی نیند سو گئے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ان کی مالی خدمات کا تفصیلی ذکر نہیں کروں گا۔ یہ ناظر بیت المال کا کام ہے۔ لیکن یہ واقعہ ہے۔ کہ وہ سلسلہ کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ سلسلہ میں بڑے بڑے کام کرنے والے آئینگے بڑے بڑے مجاہد اور مخلص اور شہید پیدا ہونگے۔ لیکن چودھری نصراللہ خاں صاحب جیسی ہستی حالات اور واقعات کے لحاظ سے کم ہوگی چوہدری صاحب مرے نہیں گئے بلکہ انہوں نے حیات ابدی پائی ہے۔ ان کے نیک کاموں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ جو خدمت سلسلہ کی انہوں نے عہد ابتلا اور ایام بلا میں کی ہے وہ ہمیشہ دوسروں کو سبق دیتی رہے گی۔ ضلع سیالکوٹ میں ان کی عملی تبلیغ نے جو کام کیا ہے اور جماعتوں کو جو تقویت اور زندگی بخشی ہے وہ انہیں زندہ جاوید رکھیگی لیکن ان تمام باتوں کے علاوہ وہ اپنا قائم مقام اسی روح اور قوت کا جو سلسلہ کے لئے وہ رکھتے تھے اپنے خلف الرشید چوہدری ظفراللہ خاں صاحب بیرسٹر کی صورت میں چھوڑ رہے ہیں۔ مجھے ضرورت نہیں کہ عزیز مکرم چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کے متعلق اس موقعہ پر کچھ لکھوں۔ چوہدری صاحب کے دوسرے صاحبزادے بھی سلسلہ کے لئے پوری غیرت اور جوش رکھتے ہیں۔ میں عزیز چوہدری شکراللہ خاں صاحب سے ذاتی طور پر واقف ہوں اور اس غیرت کو جانتا ہوں۔ جو اس کو سلسلہ کے لئے ہے۔ پس ایسی اولاد چھوڑنے کے بعد چوہدری صاحب کی زندگی میں کیا شبہ ہے۔ کچھ شک نہیں کہ ان کی موت ہمارے لئے قومی صدمہ ہے مگر جس قسم کی موت چوہدری صاحب قبلہ کو نصیب ہوئی ہے۔ اس پر لاکھوں زندگیاں نثار ہیں۔

آخر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ چوہدری صاحب قبلہ کو اپنے جوار رحمت میں اعلےٰ مقام پر اٹھائے۔ اور سلسلہ کو ان کا نعم البدل دے۔ اور آپ کے پس ماندگان کو صبر جمیل۔ آمین۔

(خاکسار عرفانی از لنڈن)

وصیت نمبر ۲۴۸۸

میں عبدالحمید ولد میاں صاحب دین قوم گجر ساکن کھیاڈوہ۔ کینیا کالونی۔ برٹش ایسٹ افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے (۱) ایک عارضی مکان (ایسی زمین پر جو سرکار سے کرایہ پر لی گئی ہے (۲) دوکان کا مال۔ کل قیمت اس جائداد کی تخمیناً ... ۱۱۰۰ مبلغ گیارہ ہزار شلنگ ہے۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ وصیت کرتا ہوں (۳) کہ میری جائداد مندرجہ بالا نیز ایسی جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت کردوں۔ تو اسی قدر روپیہ جائداد کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا (ب) لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اسوقت تین صد شلنگ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار انشاءاللہ بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ عبدالحمید موصی بقلم خود ۱۴/۶/۲۶۔ گواہ شد۔ خاکسار بدرالدین احمد عفی اللہ عنہ ۱۴/۶/۲۶۔ گواہ شد۔ ملک احمد حسین احمدی نیروبی۔

وصیت نمبر ۲۴۹۰

میں ابراہیم احمد ولد احمد قوم خوجہ ساکن ممباسہ۔ کینیا کالونی برٹش ایسٹ افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد اس وقت کل قیمتی بیس ہزار شلنگ ہے۔ یہ جائداد تجارتی مال پر مشتمل ہے۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری اس جائداد اور نیز اس جائداد جو میرے مرنے کے وقت ثابت ہو گے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کچھ روپیہ بطور قیمت اس جائداد کے اپنی زندگی میں ہی بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو وہ کل جائداد کی قیمت کے ۱/۱۰ حصہ سے منہا کر دیا جائیگا۔ (ب) لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ دو صد شلنگ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار بعد وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ ۳۰ر اگست ۱۹۲۶ء۔ ابراہیم احمد موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ قاسم منگیا۔ گواہ شد:۔ عمرالدین احمدی۔

وصیت نمبر ۲۴۸۹

میں عثمان ولد سیٹھ یعقوب قوم میمن ساکن نیروبی۔ کینیا کالونی برٹش ایسٹ افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (الف) میری اور میرے بھائی کی اس وقت حسب ذیل جائداد ہے (۱) نیروبی میں ایک مکان قیمتی ... ۲۴۰۰ شلنگ ہے (۲) ایسٹ لاؤن شپ نیروبی میں ایک قطعہ زمین ۱۰۰ × ۷۵ فٹ قیمتی ... ۵۰۰ شلنگ ہے (۳) میرو کینیا کالونی میں ایک دوکان قیمتی ... ۸۰۰ شلنگ ہے (۴) میرو میں دو فلور ملز ہیں جن کی قیمت ... ۶۰۰ شلنگ ہے (۵) مزارہ (کینیا) کالونی میں ایک دوکان قیمتی ... ۱۰۰۰ شلنگ ہے (۶) امبو کینیا کالونی میں ایک دوکان قیمتی ... ۱۰۰۰ شلنگ ہے

نوٹ:۔ میرو مزارہ اور امبو کی دوکانیں اور فلورمز جس زمین پر بنائی گئی ہیں وہ اپنی ملکیت نہیں ہے بلکہ سرکاری ہے جو کرایہ پر لی گئی ہے (۷) دوکانوں میں تخمیناً ... ۱۸۵۰ شلنگ کا مال ہے (۸) تین موٹر لاریاں قیمتی ... ۸۰۰۰ شلنگ ہیں۔ کل جائداد کی قیمت ... ۷۰۰۰ شلنگ ہے جس کے نصف یعنی ... ۳۵۰۰ شلنگ کا میں مالک ہوں۔ جائداد مندرجہ بالا نیز وہ جائداد جو بوقت وفات میری ثابت ہو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ اور جو روپیہ میں ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ مذکور کر جاؤں وہ حصہ موصی بوقت مجرا کیا جائیگا (ب) لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے جو کہ ۵۰۰ شلنگ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار بعد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن قادیان کرتا ہونگا ۱۸/۶/۲۶ عثمان یعقوب بقلم خود۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبدالواحد بقلم خود ۱۴/۶/۲۶ گواہ شد:۔ ملک احمد حسین احمدی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ خاکسار بدرالدین احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۴۴۹

میں نورالدین نمبردار ولد چوہدری بڈھا قوم جٹ سرائے ساکن چک ۶/۱۱ چونڈہ تحصیل وضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری آمد للعہ ۳۰۰ روپیہ سالانہ ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات پر جو جائداد میری ملکیت میں ثابت ہو۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ فقط والسلام۔ الراقم نورالدین احمدی نمبردار چک ۶/۱۱ بقلم خود۔ المرقوم ۱۵ر اپریل ۱۹۲۶ء۔ گواہ شد:۔ حاکم ولد چوہدری بڈھا۔ گواہ شد:۔ شاہ محمد برادر زادہ۔ گواہ شد:۔ قاسم ولد چوہدری بڈھا برادر حقیقی۔ گواہ شد:۔ فضل ولد چوہدری بڈھا برادر حقیقی۔

وصیت نمبر ۲۴۵۳

میں مہر بی بی زوجہ چوہدری نورالدین صاحب نمبردار بنت چوہدری علی گوہر صاحب قوم وڑائچ ساکن چک ۶/۱۱ چونڈہ تحصیل وضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر دو زیور قیمتی چھ صد روپیہ ہے۔ فقط والسلام۔ المرقوم ۱۵ر اپریل ۱۹۲۶ء۔ الموصیہ مہر بی بی۔ کاتب الحروف نورالدین نمبردار خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد۔ محمد ابراہیم احمدی بقلم خود امام جماعت۔ گواہ شد۔ مستری علی محمد احمدی بقلم خود۔

وصیت نمبر ۲۴۵۸

میں عبدالواحد خان ولد محمد ابراہیم خاں قوم پٹھان ساکن ڈیرہ وال حال لائل پور تحصیل ترنتاران ضلع امرتسر کا ہوں۔ جو کہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد دس ہزار روپیہ مالیت کی ہے۔ یعنی زمین ... ۸۰۰۰ روپیہ کی اور مکان ... ۲۰۰۰ روپیہ کا۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ایک سو بیس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد مندرجہ بالا نیز ایسی جائداد کا جو مجھے بذریعہ وصیت یا ہبہ یا وراثت ملے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جاویگا ۸/۵/۲۶ خاکسار عبدالواحد خاں احمدی بی۔ ایس۔ سی ایگریکلچرل اسسٹنٹ ریسرچ اسسٹنٹ ایگریکلچرل کالج لائل پور۔ گواہ شد:۔ عطا محمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور ۹/۵/۲۶۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل اسسٹنٹ سرجن لائل پور ۹/۵/۲۶۔

وصیت نمبر ۲۴۹۲

میں نقیر محمد ولد نور عالم آوان ساکن کھچی ضلع ہزارہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ موجودہ حالت میں میری جائداد للعہ روپیہ کی ہے۔ یعنی مکان وزمین زرعی جس پر میرا گذارہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میری وفات کے وقت جو مزید جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔۔ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

243

اشتہار — اللہ شافی کتھا — دا

ملیریا بخار کی مجرب و آزمودہ دوا،

کونین سے بڑھ کر مفید اور جملہ اقسام بخار کا دافع (تریاق بخار قاتل ملیریا) جس کے استعمال سے سخت سے سخت کئی کئی دن کا چڑھا ہوا بخار صرف چند خوراک کے استعمال سے بفضل خدا اتر جاتا ہے۔ اور بخار اترنے کے بعد پھر اس کا استعمال آئندہ کے لئے بخار کو روک بھی دیتا ہے۔ اور ایک شیشی پانچ سات مریضوں کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ پس ایسی مفید اور مجرب دوا کا ہر گھر میں رہنا باعث آرام ہے۔ اور اس کے مفید اور مجرب ہونے کے متعلق ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو ایسی نایاب دوا سے خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے تجربہ سے مطلع فرمائیں۔

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ

خاص رعایت:۔ اطباء اور وید اور ڈاکٹر صاحبان خرچ پارسل و پیکنگ وغیرہ کے لئے چھ آنے کے ٹکٹ روانہ فرما کر صرف ایک مرتبہ اس کو بالکل مفت بلاقیمت برائے تجربہ طلب فرما سکتے ہیں۔

المشتہر

منیجر شفاخانہ سعادت منزل متعلقہ عالی جناب مولوی حکیم میر سعادت علی خانصاحب منصبدار معالج امراض کہنہ شاہ علی بنڈہ۔ چوک اسپاں حیدرآباد دکن

پیٹنٹ بہرا پن (رجسٹرڈ)

کم سننے کان بڑوں یا بچوں کے بہنے۔ درد بھاری پن ورم خشکی کھجلی سنسناہٹ آوازیں گھٹنے پردوں کی کمزوری اور کان کی تمام بیماریوں کی مشہور دنیا ہر صرف ایک اکسیر اور رجسٹرڈ دوا ملب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ تین شیشی ایک روپیہ۔ تحفہ منگانے پر محصولڈاک معاف۔ بادشاہی منجن سوڑوں سے خون جانے درد ہلنے اور دانت کی ہر ایک تکلیف پر مجرب دوائی استعمال کے قابل ہے۔ فی شیشی ۸ر دھوکہ بازوں ٹھگوں سے ہشیار رہو۔ مرض دمہ کا شرطیہ علاج کیا جاتا ہے۔ اپنا پتہ صاف لکھیئے۔

پتہ

کان کی دوا۔ ملب اینڈ سنز پیلی بھیت۔ یو۔ پی

آلات زراعت و دیگر مشینری

ہمارے شہرۂ آفاق کماد پیڑنے کے بیلنے جات۔ چارہ کترنے کی مشینیں آہنی رہٹ (ہلٹ) انگریزی ہل۔ خراس دبیل چکیاں) چاول بیلیاں۔ بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگانے کیلئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے۔

ایم۔ عبدالرشید اینڈ سنز۔ جنرل سپلائرز۔ احمدیہ بلڈنگ بٹالہ۔ پنجاب

تحفہ کشمیر

تار کا پتہ "زعفران" — تار کا پتہ "زعفران"

ناظرین اس موقعہ سے فائدہ اٹھایئے۔ سرمائیں نرخ گراں ہونگے۔ کشیدہ اول یلحدہ گز ہیئر دوم ۱؎ گز پٹو چھ روپے آٹھ آنہ۔ لوہی دوہری خود رنگ للعہ دوم لوہی ایک بری سفید سبز کناری ایلہ خود رنگ ... گل ہفتہ خالص للعہ سیر زعفران خالص ... فی تولہ ہی دانہ شیریں ... خردث ... سیر ورنی پارسل مع محصولڈاک ... پانچ روپے۔ اونی کمدار شالی ... سوپور ٹریڈنگ ایجنسی سوپور۔ کشمیر

ایک اور معزز پولیس انسپکٹر کی شہادت

چندر اردو شارٹ ہینڈ،

قیمت عہ دو روپے صرف معہ محصولڈاک

میں نے کتاب چندر اردو شارٹ ہینڈ کا ملاحظہ کیا۔ یہ کتاب واقعی شارٹ ہینڈ مضمون میں بے نظیر اور سب سے اچھی ہے۔ مبتدی تھوڑی سی میعاد میں اچھی طرح شارٹ ہینڈ کے فن سے واقف ہو سکتا ہے۔ اس سے بہتر کتاب اس مضمون کی اس سے پہلے میری نظر سے نہیں گذری۔

دستخط:۔ مرزا قاسم بیگ گورنمنٹ پنشنر (محکمہ پولیس)

نوٹ:۔ کتاب ہر ایک خواندہ کیلئے اور خصوصاً لیکچرز۔ تقاریر۔ مناظرات و مباحثات لکھنے والوں اور طالبعلموں غرضیکہ ہر ایک ذی علم اصحاب کیلئے مفید ثابت ہوئی ہے۔

ملنے کا پتہ

شیخ الٰہی بخش رحیم بخش بک سیلرز و پبلشرز۔ گجرات پنجاب

تریاق چشم رجسٹرڈ کی تازہ تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیملپور میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے تریاق چشم جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ گجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (دیسی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط صاحب سول سرجن بہادر

نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے (صہ) تریاق چشم رجسٹرڈ۔ محصولڈاک معہ رجسٹری ۸ر ذمہ خریدار ہوگا۔ المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم رجسٹرڈ گڑھی شاہ دولہ صاحب گجرات پنجاب

سراج الاطباء حکیم دلبر حسن خانصاحب بھٹی کی لاجواب تصنیف

لب المجربات

یہ مجربات کی ایک نہایت عمدہ کتاب ہے جس میں جملہ امراض کے کم قیمت اور سریع التاثیر سہل الحصول نسخہ جات لکھے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر مرض کا عام فہم بیان کیا گیا ہے۔ ہر شخص طبیب ہو یا غیر طبیب اس سے بیحد فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پیدا آنے پر واپسی کی شرط ہے۔ حجم ۷۶ صفحات قیمت دو روپے مجلد عہ

ایک بے نظیر دریافت

لڑکی — لڑکا

جناب سراج الاطباء صاحب مدظلہ نے ایک بے نظیر معجون دریافت کی ہے۔ جس سے ان عورتوں کو جن کے ہمیشہ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ خدا کے فضل سے لڑکا ہو جاتا ہے۔ دوا حمل ہونے کے ایک ماہ کے اندر اندر کھلائی جاتی ہے۔ قیمت پیشگی کچھ نہیں۔ صرف محصولڈاک کے لئے ۵ر آنے چاہئیں۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد مقررہ رقم لی جائے گی۔ جو دار العلوم طبیہ پٹیالہ میں خرچ ہو۔

خط و کتابت کا پتہ:۔ **منیجر شاہی مطب پٹیالہ۔ پنجاب**

ایک پختہ مکان فروخت ہوتا ہے

محلہ دارالرحمت میں مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی کے مکان کے سامنے ایک پختہ مکان ایک کنال زمین میں ہے۔ ایک کمرہ ۲۲×۱۸ فٹ دو کمرے ۱۲×۱۲ فٹ ایک باورچیخانہ ۱۲×۱۲ فٹ صحن میں پھلدار بوٹے بھی ہیں۔ ایک طرف گلی ہے۔ ایک طرف ۲۰ فٹ ... بازار بننے والا ہے۔ موزہ چوک کا سرا ہے۔ قیمت اڑھائی ہزار کے درمیان۔ تصفیہ زبانی یا بذریعہ خط و کتابت۔

اللہ دتا گجراتی۔ محلہ دارالرحمت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک غیر کی خبریں

پیکن ۱۰ر نومبر۔ یہاں پر اس امر سے بہت دلچسپی پیدا ہو رہی ہے۔ کہ روس نے دو لاکھ ڈالر کی اس رقم پر جو ہائی سکولوں کے کھولنے کے لئے دی گئی ہے۔ تین لاکھ ڈالر کا اور اضافہ کر دیا گیا ہے۔

جرمن ریل روڈس کے نمائندے نے اعلان کیا ہے۔ کہ برلن اور ہیمبرگ کے درمیان جو ایکسپریس ٹرینیں چلتی ہیں۔ ان پر لاسلکی ٹیلیفون لگایا گیا ہے۔ اور چونکہ یہ طریقہ نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے۔ لہذا تجویز ہے کہ دوسری ٹرینوں میں بھی لاسلکی ٹیلیفون لگایا جائے۔

اس لاسلکی ٹیلیفون کے ذریعہ سے ٹرین کے مسافر اپنے دوستوں سے اور ان کے دوست ان سے باتیں کر سکتے ہیں۔ نیز برقی پیامات بہت جلد پہنچائے جا سکتے ہیں۔

قسطنطنیہ ۸ر نومبر۔ جب سے (یعنی ۲۶ر ستمبر سے) یہاں قمار خانہ قائم ہوا ہے۔ چار اشخاص دیوالئے ہو کر خود کشی کر چکے ہیں۔ اور کئی مقدمات جاری ہو گئے ہیں۔ اس لئے حکام اس پر زور دے رہے ہیں۔ کہ جوئے کے سرپرست ایوان تجارت کی سند ضرور پیش کیا کریں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ اس عیاشی کے اہل ہیں اور ان کی عمر ستائیس سال سے زیادہ ہے۔ انگریز اور امریکن سیاح اس قمار خانہ سے نفرت کرتے ہیں۔

سر مائیکل اڈوائر نے مانچسٹر میں کیتھولک کانگریس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے اپیل کی۔ کہ ہندوستانی مفاد کی حفاظت کے لئے ہمیں ہندوستان میں زیادہ مشنری بھیجنے چاہئیں۔

لنڈن ۷ر نومبر۔ تین شخصوں نے جن میں دو عورتوں کے بھیس میں تھے اورسٹر کے قریب ڈاک کے موٹر کو سرخ روشنی دکھا کر کھڑا کیا۔ اور پھر ریوالور تان کر کھڑے ہو گئے۔ ڈاک لوٹ لی۔ اور ڈاک کے تین تھیلے ایک موٹر میں رکھ کر فرار ہو گئے۔

منیلا ۸ر نومبر۔ صوبہ باتنگا میں ایک طوفان اس قدر شدید آیا۔ کہ اس کی وجہ سے ۲۰۰ آدمی غرق ہو گئے۔

لنڈن ۷ر نومبر۔ جعفر پاشا العسکری کو جو لنڈن میں عراق کی طرف سے سفارت کر رہے ہیں۔ بذریعہ تار بغداد بلایا گیا ہے۔ تاکہ وہ جدید وزارت مرتب کریں۔ چنانچہ وہ بہت جلد بغداد روانہ ہونے والے ہیں۔ عطا بے امین سفیر کی غیر موجودگی میں عارضی طور پر سفارت کے فرائض انجام دیں گے۔

قسطنطنیہ میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ مصطفےٰ کمال پاشا کا مجسمہ بنایا گیا ہے۔ یہ مجسمہ کمال پاشا کے قد کے برابر ہے۔ جو مجلس ملیہ کے پریذیڈنٹ ہیں۔ ان کو یہ مجسمہ شہر قسطنطنیہ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ جس پر پرانے خیالات کے ترک بہت برہم ہیں۔ یہ لوگ ایک تراشے ہوئے مجسمہ کے بالکل خلاف تھے۔ ترکی کا یہ ہیرو زمانہ حال کی پوشاک میں دکھایا گیا ہے۔ حال ہی میں ترکی صناعوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مصطفےٰ کمال پاشا نے یہ خیال ظاہر کیا تھا۔ کہ آیات قرآنی جدید ترکی کی صنعت و حرفت کی راہ میں حائل نہیں ہیں۔

ہندوستان کی خبریں

لاہور ۱۰ر نومبر۔ چوہدری شہاب الدین صاحب صدر پنجاب کونسل گورداسپور کے حلقہ کی طرف سے بلا مقابلہ امیدوار منتخب ہو گئے۔

امرتسر ۹ر نومبر۔ ملوہ پریس اور اخبار "قومی درد" کے قبضہ کے متعلق کچھ جھگڑا پیدا ہو گیا ہے۔ یہ پریس اور اخبار اعتدال پسند سکھوں کی طرف سے جاری تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ اب ان اکالیوں کی انتہا پسند جماعت نے قبضہ جما لیا ہے۔ دونو جماعتوں نے دروازوں کو قفل لگا دیئے ہیں۔

امرتسر ۹ر نومبر۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ سو سے زیادہ سبکدوش شدہ فوجی سکھوں نے جنہوں نے حال ہی میں جلیانوالہ باغ میں ایک کانفرنس کی تھی سر گنگارام کے مربعوں پر جو ضلع منٹگمری میں واقع ہیں۔ قبضہ جما لیا۔ منٹگمری کے ڈپٹی کمشنر اور پولیس موقع پر پہنچ گئے۔ اور متصرفین کو نکال دیا۔ اب کس طور پر امن ہے سکھوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ان فوجی سکھوں نے یہ فعل اس لئے کیا کہ حکومت نے سر گنگارام کو وسیع اراضی دے دی۔ حالانکہ وہ اپنے آپ کو ان رقبہ جات کے حقیقی طور پر مستحق سمجھتے تھے۔

مجسٹریٹ درجہ اول شملہ نے تین گوروں کے خلاف ایک مقدمہ کی سماعت کی۔ الزام یہ تھا۔ کہ انہوں نے رات کے وقت ایک فقیرنی پر حملہ کر کے سخت زخمی کیا۔ اور عصمت دری کی۔ جس کی عمر ۶۰ سال تھی۔ اور جو بازار کی کسی دکان کے برآمدے میں سو رہی تھی۔ مجسٹریٹ نے دو گوروں کو کافی ثبوت موجود نہ ہونے کی وجہ سے بری کر دیا اور تیسرے گورے کو مجرم قرار دے کر دفعہ ۳۵۴ اے ڈی کے ماتحت دو سال قید با مشقت اور دفعہ ۳۲۵ کے ماتحت ایک سال قید با مشقت اور سو روپیہ جرمانہ یا تین ماہ مزید قید با مشقت کی سزا دی۔ دونو سزائیں بیک وقت شروع ہونگی۔

دہلی ۹ر نومبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ کل موٹر کار کا ایک افسوسناک حادثہ ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں مسٹر ایچ۔ آر۔ وا۔ آئی۔ سی۔ ایس۔ ڈپٹی کمشنر رہتک ہلاک ہو گئے۔ موٹر الٹ گئی۔ اور شوفر زخمی ہو گیا۔ آج شام کو متوفی کا ماتمی جلوس نکالا گیا۔

لاہور میں ایک امیر دوکاندار نے جو لاولد تھا۔ اپنے مندر میں اگے ہوئے دو درختوں کی شادی کی جس پر ہزاروں روپیہ خرچ کر دیا گیا۔ ہندوؤں کی توہم پرستی۔

بمبئی کی تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ چوروں کی سرگرمیوں سے مسجدیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ گذشتہ ہفتہ میں تین مسلمان ایک مسجد میں داخل ہوئے اور ایک کمرہ کا قفل توڑ کر کچھ چیزیں چرا لے جانا چاہتے تھے کہ مسجد کا ایک ملازم موقع پر پہنچ گیا۔ اس نے شور مچایا۔ دو چور گرفتار کر لئے گئے۔

کانپور ۸ر نومبر۔ ندوۃ العلماء کا سالانہ اجلاس آج صبح نو بجے شروع ہوا۔ ایک ریزولیوشن کے ذریعہ سے بھوپال اور حیدرآباد کے حکمرانوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ کہ انہوں نے وقت ضرورت مالی امداد کی ہے۔

رنگون ۱۰ر نومبر۔ ۱۷ر اکتوبر کو اراکان میں سخت طوفان باد آیا تھا۔ جس سے شدید نقصان پہنچا۔ سرکاری رپورٹ مورخہ ۲۰ر اکتوبر سے ظاہر ہوتا ہے کہ سندوے تھانے منہدم ہو گئے۔ ڈاکخانہ بھی گر گیا۔ ۲۵ فیصدی مکان گر گئے۔ دو تہائی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ دو تہائی درخت گر گئے۔ ۱۸ اشخاص کی جانیں ضائع گئیں۔

کلکتہ ۱۰ر نومبر۔ مسٹر بورٹل ہلٹ سویڈن کا باشندہ ہے۔ انہوں نے سویڈن سے ہندوستان تک ۱۹۰۰۰ میل کی مسافت سائیکل پر طے کی ہے۔ راستہ میں دو دفعہ جاسوسی کے شبہ میں پہلی دفعہ ریف اور دوسری دفعہ ترکی میں قید ہوئے۔ اس وقت تک آپ ۲۴ ملکوں میں سے گذر چکے ہیں۔

لاہور ۹ر نومبر۔ ہز ایکسیلنسی [illegible] نے حادثہ بم لاہور کے مصیبت زدگان کی امداد میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دیا ہے۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

آئندہ کرسمس اور سال نو کی تعطیلات کے موقع پر نارتھ ویسٹرن ریلوے میں واپسی ٹکٹ ۱۴ر دسمبر ۱۹۲۶ء سے لے کر ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء تک ۱۰۰ میل سے زائد سفر کے لئے جاری کئے جائیں گے۔ جو ۴ر جنوری ۱۹۲۷ء تک کار آمد ہونگے۔

درجہ اول و دوئم — ایک طرف کا پورا کرایہ۔ اور دوسری طرف کا ایک تہائی ہوگا۔

ڈیوڑھا درجہ — ایک طرف کا پورا کرایہ اور دوسری طرف کا نصف ہوگا سوائے کالکا شملہ سیکشن کے جس پر ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک تہائی لیا جائیگا۔

موٹر کاروں کیلئے ٹکٹ واپسی

۱۴ر لغایت ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۶ء واپسی ٹکٹ مسافر کار بک کے ذریعہ موٹر کاروں کیلئے تا میعاد ۱۴ر جنوری ۱۹۲۷ء ۱½ کرایہ پر بشرطیکہ سفر یکطرفہ ۱۰۰ میل سے زائد ہو۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تا لاہور۔ دہلی۔ کراچی۔ راولپنڈی اور پشاور جاری کئے جاویں گے۔

دی۔ ایچ۔ بونتھ — نارتھ ویسٹرن ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور
برائے ایجنٹ — ۴ر نومبر ۱۹۲۶ء

منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا